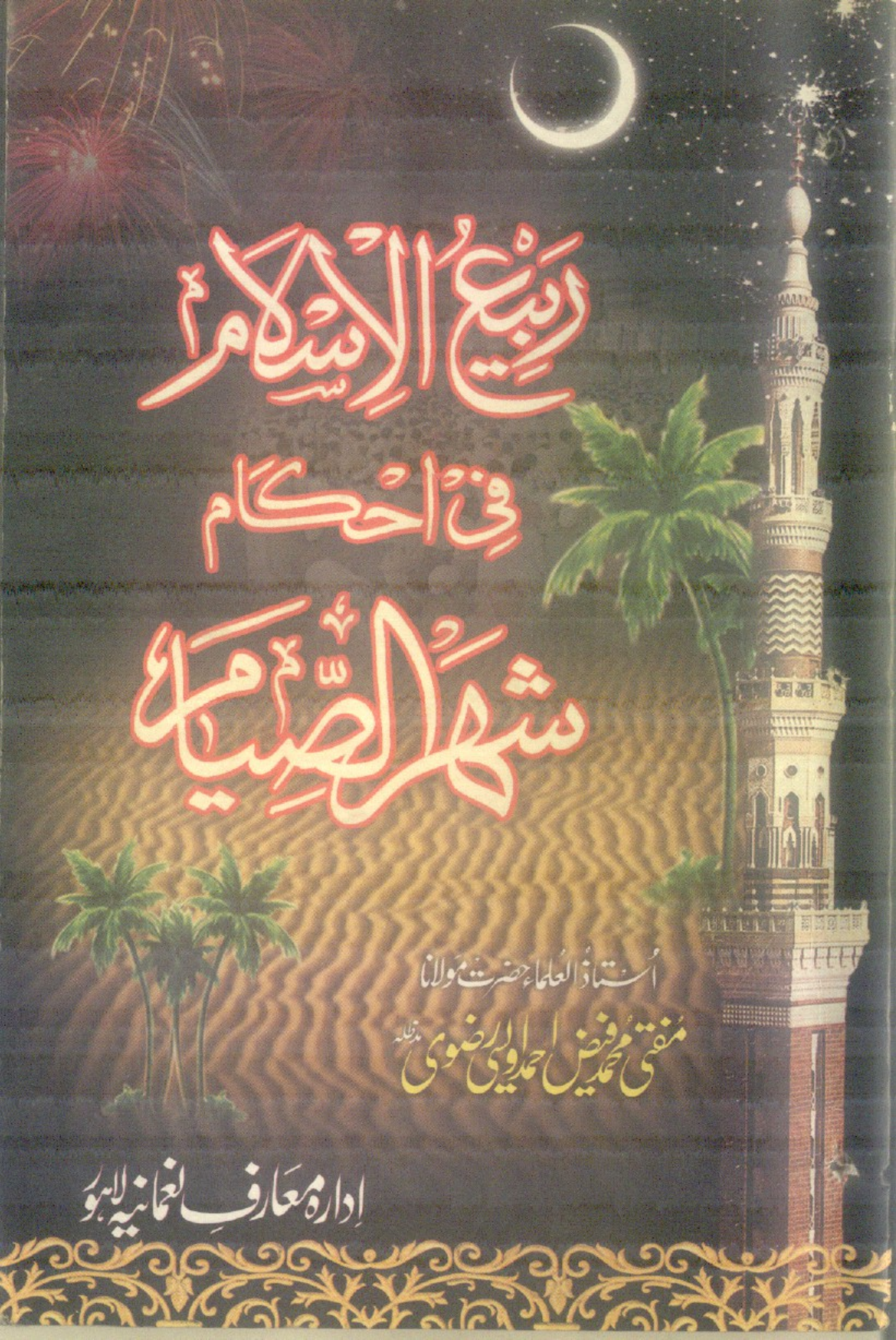

رَبِیعُ الاِسلام
فِی احکام
شهرُ الصِّیام

اُستاذُ العُلماء حضرت مولانا

مُفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

اِدارہ معارفِ نعمانیہ لاہور

ربیع الاسلام

فی احکام

شہر الصیام

استاذ العلماء حضرت مولانا

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

ادارہ معارفِ نعمانیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۱۷

نام	.... **ربیع الاسلام فی احکام شہر الصیام**
تصنیف	.... استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ
صفحات	 48
	بار دوم اگست 2008
باراول	.... ~~اکتوبر/نومبر 2003ء~~
	1429
	بمطابق شعبان المعظم/رمضان المبارک ~~۱۴۲۴ھ~~
شرف اشاعت	.... ادارہ معارف نعمانیہ، لاہور
تعداد	 1100
طابع	.... کارواں پریس دربار مارکیٹ لاہور
کمپوزنگ	.... الطاف حسین فیضی گرافکس لاہور
پروف ریڈنگ	.... سید عبدالقدیر قادری
ہدیہ	.... دعائے خیر بحق معاونین ادارہ

نوٹ: بیرون جات کے شائقین مطالعہ 15 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:

ادارہ معارف نعمانیہ، 323، شاد باغ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہٖ الکریم

امابعد! فقیر کے سفرِ شام وعراق کے امیر قافلہ حضرت الحاج غلام اویس قرنی قادری رضوی سلمہ ربہ‘ (صدر ادارہ معارف نعمانیہ لاہور) نے حکم فرمایا کہ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ جی چاہتا ہے کہ اس کے استقبال میں اس کے فضائل کا رسالہ شائع ہو لیکن زیادہ طویل نہ ہو، فقیر نے ان کے ارشاد کی تعمیل میں یہ تصنیف فضائل مع احکام مسائل روزہ لکھی ہے۔

مولیٰ عزّوجل فقیر اور ناشر کے لئے توشۂ آخرت اور عوامِ اہل اسلام کے لئے مشعل راہ ہدایت بنائے (آمین)

بجاہ حبیبہ سید المرسلین ﷺ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

مدینے کا بھکاری
الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
بہاولپور، پاکستان
19 رجب المرجب ۱۴۲۴ھ بروز چہار شنبہ (بدھ)

مقدمہ

ہر شے کا ایک سہانا موسم ہوتا ہے اہل اسلام کیلئے ماہ رمضان المبارک عبادت کا موسم ہے جس طرح کھیتی کا ایک خاص موسم اور تجارت کا ایک خاص سیزن ہوتا ہے اور کسان و تاجر اسکی تاک میں بیٹھے ہوتے ہیں جونہی وہ موسم و سیزن آتا ہے کسان اور تاجر پر ایسی دھن سوار ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے ہر آرام وراحت کو تج دیتے ہیں اور ایک ایک منٹ کو اپنا قیمتی سرمایہ سمجھ کر انتہائی محنت ومشقت کے ساتھ اپنی پوری قوت کو مصروف عمل کر دیتے ہیں یہاں تک کہ کسان اپنے گھروں کو غلوں کے ڈھیروں اور تاجر اپنی تجوری نوٹوں کی گڈیوں سے بھر دیتا ہے اسی طرح خوش نصیب مسلمان ماہ رمضان المبارک کا نہایت ذوق وشوق سے انتظار کرتے ہیں اور اس کی ایک ایک ساعت کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے تمام مشاغل سے منہ موڑ کر اور اپنے نرم نرم بستروں اور گرم گرم لحافوں کو میٹھی نیند کو لات مار کر عبادت خانوں کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور عبادت گزاری، شب بیداری، گریہ زاری، سحر وافطاری کر کے زراعتِ عقبیٰ و تجارتِ آخرت کی بے حساب کمائیوں سے بازار قیامت کے پونجی پتی بن جاتے ہیں۔

چونکہ رمضان المبارک میں رحمت خداوندی کے بڑے بڑے جلوے نمودار ہوتے ہیں اور خدا کی شان جمال کی بڑی بڑی عجیب وغریب تجلیاں بندوں پر جلوہ فگن ہوتی ہیں اس لئے اس کے دن اور راتیں توبہ واستغفار کا انمول وقت عقبیٰ کی کھیتی کا دلنواز موسم اور تجارتِ آخرت کا خاص الخاص سیزن ہوتا ہے۔

لہذا! مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کے حقیقی اغراض ومقاصد کو پہچانیں، اپنی قیمتی زندگی کی انمول ساعتوں میں توبہ وانابت اور اپنی مالی وبدنی عبادت سے توشۂ آخرت جمع کرلیں اور اپنے رب کریم کے غفران ورضوان کی دولت سے مالا مال ہوں کیونکہ رمضان المبارک کا ایک ایک لمحہ گوہر نایاب سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

موسم برسات میں بارش ہوتی ہے موسم بہار میں پھول کھلتے ہیں اور دیگر موسموں میں پھل پھول غلے وغیرہ دستیاب ہوتے ہیں مگر اس موسم خیر میں خود خالق موسمیات ملتا ہے

جیسا کہ

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ سے ظاہر ہے۔ (انور الصوم)

یہی وجہ ہے یہ کہ بندگان خاص اس ماہ میں کاروبار چھوڑ کر شب وروز عبادت میں مصروف نظر آتے ہیں اور آخرت میں تو اس کا جو بہتر ثمر ملے گا، وہ تو ملے گا ہی مگر ہم ایسے لوگوں کو زندگی میں ہشاش بشاش دیکھتے ہیں، اور انسان سوچ لے کہ گیارہ ماہ دنیوی کے انہماک سے کیا ملا؟ اگر ایک ماہ بہار اسلام میں سے خود کو آخرت کے سرمایہ جمع کرنے کیلئے مصروف کردے تو کیا ہی خوب ہوگا۔

اسماء رمضان المبارک

چونکہ کثرت اسماء مسمی کے علو شان کا نشان ہے فقیر ماہ رمضان المبارک کے اسماء مع مختصر تشریح قارئین کرام کو ہدیہ پیش کرتا ہے ماہ ررمضان کے چند نام یہ ہیں۔ (1) ماہ رمضان (2) ماہ صبر (3) ماہ مواسات (4) ماہ وسعتِ رزق، رمضان[1] یا تو رحمٰن کی طرح اللہ تعالیٰ کا نام ہے، چونکہ اس مہینہ میں دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتی ہے لہٰذا اِسے ”شہر رمضان“، یعنی اللہ کا مہینہ کہا جاتا ہے چنانچہ حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا

شَعْبَانُ شَھْرِیْ وَالرَمَضَانُ شَھْرُ اللّٰہِ

شعبان میرا اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے نیز ارشاد گرامی ہے کہ یہ نہ کہو کہ رمضان آیا اور گیا بلکہ کہو کہ ماہ رمضان آیا اور گیا، اس میں ادب کا درس ہے۔ یا ”رَمَضَاء“[2] سے مشتق ہے ”رَمُضُ“ موسم خریف کی بارش کو کہتے ہیں، جس سے زمین دھل جاتی ہے اور ربیع کی فصل خوب ہوتی ہے، چونکہ یہ مہینہ بھی دل کی گرد وغبار کو خوب دھوتا ہے اور اس سے اعمال کی کھیتی ہری بھری رہتی ہے، اس لئے اسے رمضان کہتے ہیں، یا یہ ”رَمُضُ“ سے بنا ہوا ہے۔ جس کے معنی ہیں گرمی یا جلنا، چونکہ اس مہینہ میں مسلمان بھوک اور پیاس کی تپش برداشت کرتے ہیں یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے، اسلئے اسے رمضان کہتے ہیں۔

بعض[3] نے فرمایا کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو جس موسم میں جو مہینہ تھا اسی سے اس کا نام رکھا گیا جو مہینہ گرمی میں تھا اسے رمضان کہہ دیا اور جو موسم بہار میں تھا اسے ربیع

الاوّل اور سردی میں جب پانی جم رہا تھا اسے جمادی الاولیٰ کہا گیا۔

سُمِیَتْ رَمَضَانُ رَمَضَانَ لِاَنَّھَا تُحْرِقُ الذُّنُوْبَ

''یعنی رمضان کا نام اسی لئے رمضان رکھا گیا کہ یہ گناہوں کو جلاڈالتا ہے۔''

روضۃ الواعظین میں مرقوم ہے کہ تورات شریف میں اس ماہ مبارک کا نام شہر الرضوان[5] اور انجیل مقدس میں اس کا نام مبارک شہر الغفران[6]، زبور شریف میں اس کا نام شہر الاحسان[7] تھا اور قرآن مجید میں اِسے شہر رمضان کے پیارے نام سے مختص کیا گیا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ

''ماہ رمضان وہ مقدس مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔''

تفسیر کبیر، روح المعانی، روح البیان وغیرہ میں ہے کہ صحائف ابراہیم رمضان المبارک کی پہلی رات، تورات رمضان کی چھٹی، زبور رمضان کی نویں، انجیل رمضان کی تیرھویں اور قرآن کریم چوبیسویں رات کو اترا اور بعض کے نزدیک ستائیسویں رات کو نازل ہوا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

انا انزلنه فی الیلة القدر O (الاٰیۃ)

''کلمہ رمضان'' پانچ حروف پر مشتمل ہے، ر۔م۔ض۔ا۔ن۔ ر سے شہر الرضوان، م سے شہر المحبة، ض سے شہر الضمان، الف سے شہر الالفت، اور ن سے انوار الصوم سے شہر النوال مراد ہے، رمضان اللہ کے اسماء سے ایک نام ہے اسی لئے اسکے ساتھ شہر کا لفظ ملانا ضروری ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

لا تقولو انباء رمضان وذھب رمضان.

تائید از احادیث

رمضان کا نام موسم ربیع کی بارش سے زیادہ موزوں ہے جیسا کہ احادیث میں ہے۔

(1) اَلصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَی الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ اِنِ اجْتُنِبَ عَنَ الْکَبَائِرِ.

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں پانچوں نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اور رمضان سے اگلے رمضان تک تمام گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

(2) ”اِنَّ الصَّآئِمِیْنَ یُخْرَجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِ ھِمْ یُعْرَفُوْنَ بِرِیْحِ اَفْوَاھِھِمْ فَاِنَّ رِیْحَ اَفْوَاھِھِمْ اَطْیَبُ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔“

روزہ دار جب اپنی قبروں سے اٹھیں گے تو اپنے منہ کی خوشبو سے پہچانے جائیں گے اس لئے کہ ان کے منہ کی خوشبو کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوشگوار ہوگی۔

غلطی کا ازالہ

عوام لفظ رمضان کا تلفظ غلط بولتے ہیں لغت میں لفظ ”رمضان“ میم کے سکون کے ساتھ غلط استعمال ہے، صحیح لفظ ”رمضان“ میم کے زبر کے ساتھ ہے، اور ”رمضان“ کے لغت میں بہت سے معنی بیان کئے ہیں لیکن اصل عربی میں ”رمضان“ کے معنی ہیں ’جھلسا دینے والا“ اور ”جلا دینے والا“ اس ماہ کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ سب سے پہلے جب اس ماہ کا نام رکھا جا رہا تھا، اس سال یہ مہینہ شدید جُھلسا دینے والی گرمی میں آیا تھا اسلئے لوگوں نے اس کا نام ”رمضان“ رکھ دیا، (اسکی تفصیل گزری ہے)

سرمایہ کاری کا مہینہ

لوگوں کو سرمایہ کاری کا بڑا شوق رہتا ہے، بہت بڑے جتن حیلے کر کے حرام وحلال کی پرواہ کئے بغیر خاصہ ہاتھ پاؤں مارتے ہیں لیکن سرمایہ کاری دھری کی دھری رہ جاتی ہے جب ڈاکوؤں نے اسکی جائیداد پر ہاتھ صاف کئے یا بینک میں بھی کئی قسم کے گھپلوں سے جمع شدہ رقم خورد برد بھی ہو جاتی ہے فرض کیا سرمایہ بچ گیا تو مرتے وقت جیسے خالی ہاتھ آیا ویسے ہی خالی گیا پھر مرنے کے بعد بسا اوقات اسکا سرمایہ ان لوگوں کے کام آتا ہے، جنہیں یہ دیکھنا گوارہ نہ کرتا، پھر قبر میں ناجائز سرمایہ جمع کرنے کی سزا کیوں نہ ہو جبکہ سرمایہ کاری کے مہینہ رمضان شریف میں زیادہ نیکی کمائیں عبادت وتلاوت قرآن مجید کریں اور آخرت کا سرمایہ جمع کریں

تا کہ مرتے ہی باغ جناں میں بسیرہ نصیب ہو طرفہ یہ کہ قیامت میں رمضان شریف اور قرآن مجید تلاش کر کے بہشت میں پہنچائیں گے، چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔

امام بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روای ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روزہ و قرآن بندہ کیلئے شفاعت کریں گے روزہ کہے گا اے رب میں نے کھانے اور خواہشوں سے دن میں اسے روک دیا، میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما، قرآن کہے گا، اے رب میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما، قرآن کہے گا، اے رب میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول کر دونوں کی شفاعتیں قبول ہوں گی۔ فقیر ایسی سرمایہ کای کیلئے رسالہ ہذا پیش کر رہا ہے۔

گر قبول افتدز ہے عز و شرف

باب اول

فضائل از قرآن مجید

(1) یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

”اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے تا کہ تمہیں پرہیز گاری ملے۔

فائدہ: اس آیت میں روزہ ”رمضان“ کی فرضیت کا بیان ہے لیکن اس خصوصیت سے کہ پچھلی امتیں رمضان المبارک جیسی نعمت سے محروم ہیں یہ اللہ کا خاص کرم ہے کہ صرف اور صرف اس امت کو اس میں روزے رکھنے کی سعادت بخشی آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ روزہ ایک ایسی محبوب عبادت ہے کہ ایام قدیم سے یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور نبی پاک ﷺ کے زمانہ اقدس تک ہر امت کو روزہ رکھنا فرض رہا ہاں ہر امت کے احکام و مسائل مختلف تھے اور مہینے بھی مختلف

فائدہ: حضور نبی پاک ﷺ کی امت پر 10 شوال المکرم بروز پیر ٦ھ میں فرض کیے

گئے گویا روزہ ''رمضان'' مدنی تحفہ ہے۔

روزے کا فائدہ:

روزے کے بیشمار فائدے ہیں جنہیں فقیر آگے چل کر عرض کرے گا یہاں یہ بتانا ہے کہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے روزے کے حکم سے انسان کو آگاہ فرمایا ہے کہ روزے کی برکت سے تم گناہوں سے بچو گے کیونکہ نفس کی شرارت کو کم کرنے کا بہت بڑا بہترین ذریعہ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ روزے سے متقی بن جاؤ گے اور متقی ہی اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں جیسا کہ خود فرمایا ہے۔

اِنْ اَوْلِیَآ ؤُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ پ۹ الانفال

اسکے دوست نہیں مگر متقی (پرہیز گار) لوگ

(2) شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ ج

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کیلئے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلے کی روشن باتیں۔

فائدہ: رمضان المبارک کی شرافت اور بزرگی کا ایک سبب بتایا گیا ہے وہ ہے نزول قرآن یعنی ماہ رمضان کو سید الشھور تمام مہینوں کا سردار اسلئے بنایا گیا ہے کہ اس میں قرآن مجید نازل ہوا ہے گویا اس کی یہ فضلیت نزول قرآن مجید کی مرہون منت ہے دوسرا بندوں کو مولیٰ تعالیٰ سے ملانے کی بڑی نیکی یعنی روزے رکھنے کا انتخاب اسی ماہ کا ہوا ہے چونکہ حضور سرور عالم ﷺ کی امت افضل الامم انکی وجہ سے انکی عبادت خاص کا افضل الشھور تمام مہینوں سے افضل اور ان کا سردار ہے۔

لطیفہ: اچھوں کو اچھی اور پیاری چیز دی جاتی ہے، چونکہ اللہ کو رسول اللہ ﷺ کی امت سے پیار ہے اس لئے اس کریم نے اچھا اور پیارا مہینہ اسی امت کو عطا فرمایا، کتب تفاسیر میں ہے اس ماہ کے روزے یہود و نصاریٰ پر بھی فرض ہوئے تھے انہوں نے اپنی رائے میں تغیر و تبدل کیا، ہاں یہ ایک اعلیٰ نعمت ان کے نصیب نہ ہوئی، ہمارے نصیب اچھے، ہمارے حصہ میں آئی، (الحمد للہ علی ذلک)

(3) اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ وَمَآ اَدۡرٰکَ مَا لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ؕ لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۵ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ

ہم نے اس کو اتارا شب قدر میں ف۷ اور تو نے کیا سمجھا کہ کیا ہے شب قدر O شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے ف۸

فائدہ: یہ سورۃ صرف لیلۃ القدر کی فضیلت میں ہے اس کے کچھ فضائل آگے چل کر عرض کروں گا (ان شاء اللہ) اور فقیر کی تصنیف شرح الصدر فی فضائل لیلۃ القدر اس بارے میں خوب ہے، یہاں ایک سوال کا جواب لکھنا اہمیت کا حامل ہے۔

سوال: پچیسویں پارہ سورۃ شوریٰ میں ہے، انا انزلناہ فی لیلة مبارکة، بیشک اسے (قرآن کو) ہم نے برکت والی رات میں اتارا، مفسرین فرماتے ہیں اس سے شب برأت مراد ہے یعنی شعبان کی پندرہویں اور سورۃ مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے کہ نزول قرآن لیلۃ القدر میں ہوا۔

جواب: بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس لیلة مبارکة سے لیلۃ القدر مراد ہے ہاں جنہوں نے لیلة ابرأة یعنی شعبان کی پندریں شب مراد لی ہے تو اس تضاد کا جواب یہ دیا ہے کہ قرآن مجید کا نزول عالم بالا سے دوبارہ ہوا، پندرہویں شب کو ملائکہ مقربین کو حکم ہوا کہ قرآن مجید کو لوح محفوظ سے نقل کریں پھر لیلۃ القدر (رمضان) میں بیت العزۃ آسمان اول میں اسے رکھوایا گیا اسی بیت العزۃ سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی پاک ﷺ کی خدمت میں ۲۳ سال کے عرصہ میں پہنچایا۔

باب دوم

فضائل رمضان از احادیث مبارکہ

(1) بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب رمضان آتا ہے آسمان کے دورازے کھول دیئے جاتے ہیں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیر میں جکڑ دیئے

جاتے ہیں۔

(2) ابنِ ماجہ کی روایت ہے، ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر لئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو ان میں کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور منادی پکارتا ہے اے خیر طلب کرنے والے متوجہ ہو اور اے شر کے چاہنے والے باز رہ اور کچھ لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں، اور یہ ہر رات میں ہوتا ہے۔

(3) امام احمد ونسائی کی روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ رمضان آیا یہ برکت کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو طوق ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اسکی بھلائی سے محروم رہا وہ بیشک محروم ہے۔

فائدہ: کتنی بڑی فضیلت ہے رمضان میں جنت کے دروازے کُھلے ہیں رحمت موسلا دھار بارش کی طرح برس رہی ہے اس ماہ میں برکت ہی برکت ہے، لیکن اس کیلئے جو اس ماہ میں روزے رکھتا ہے اس بد بخت کا کیا کہنا جو باوجود استطاعت کے روزے نہیں رکھتا اسے نبی پاک ﷺ نے محروم القسمة فرمایا، روزہ خور اپنے طور خوش ہے لیکن اپنی محرومی کا احساس نہیں لیکن قیامت میں پچھتائے گا جب اسی محرومی کی سزا پائے گا۔

سوال: اس ماہ شیاطین تو قید میں ہوتے ہیں پھر لوگ گناہ کیوں کرتے ہیں؟

جواب 1: جن لوگوں پر شیطان کے اثرات غالب ہوتے ہیں، وہ اپنی طبیعت کی خرابی سے گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔

جواب 2: شیاطن کو شر پھیلانے کی اتنی بڑی زبردست طاقت ہے کہ وہ قید میں بھی مقید ہونے کے باوجود لوگوں سے گناہ کا ارتکاب کراتے ہیں، (انوار الصوم تھانوی ظفر)

فائدہ: مخالفین شر کے تو قائل ہیں لیکن انہیں خیر سے انکار ہے ہم کہتے ہیں کہ شریر اگر دور سے قید کے باوجود شر پھیلا سکتا ہے تو انبیاء واولیا بالخصوص حضور سرور عالم ﷺ جو سراسر خیر ہی

خیر ہیں وہ بطریق اولیٰ خیر و برکت سے نواز تے ہیں۔

(4) بیہقی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا رسول اللہ ﷺ سب قیدیوں کو رہا فرما دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے،

(5) بیہقی، شب الایمان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنت ابتدائے سال سے سال آئندہ تک رمضان کیلئے آراستہ کی جاتی ہے جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو جنت کے پتوں سے عرش کے نیچے ایک ہوا حور عین پر چلتی ہے وہ کہتی ہے اے رب تو اپنے بندوں سے ہمارے لئے ان کو شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور انکی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔

(6) امام احمد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں رمضان کی آخری شب میں اس امت کی مغفرت ہوتی ہے عرض کی گئی کیا وہ شب قدر ہے فرمایا نہیں لیکن کام کرنیوالے کو اس وقت مزدوری پوری دی جاتی ہے جب وہ کام پورا کرلے۔

(7) بخاری شریف میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازہ کا نام ریان ہے اس دروازہ سے وہی جائیں گے جو روزے رکھتے ہیں۔

(8) بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کیلئے رمضان کا روزہ رکھے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کیلئے رمضان کی راتوں کا قیام کرے گا اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کیلئے شب قدر کا قیام کرے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(9) صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ آدمی کے ہر نیک کام کا بدلا دس سے سات سو تک دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور اسکی جزا میں دونگا، بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میری وجہ سے

ترک کرتا ہے روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک افطار کے وقت اور ایک اپنے رب سے ملنے کے وقت، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ سپر ہے اور جب کسی کے روزہ کا دن ہو تو نہ بیہودہ بکے اور نہ چیخے، پھر اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑنے پر آمادہ ہو تو یہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔

(10) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ عزوجل کی رضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا دور کر دے گا جیسے کوا کہ جب بچہ تھا اس وقت سے اڑتا رہا یہاں تک کہ بوڑھا ہو کر مرا۔

(11) طبرانی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے ایک دن نفلی روزہ رکھا اور زمین بھرا سے سونا دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا اس کا ثواب قیامت کے دن ملے گا۔

(12) ابن ماجہ میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شے کیلئے زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے

(13) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیے ارشاد فرمایا روزہ کو لازم کرلو اس کے برابر کوئی عمل نہیں، میں نے پھر عرض کی مجھے کسی عمل کا حکم فرمائیے ارشاد فرمایا روزہ کو لازم کرلو اس کے برابر کوئی عمل نہیں انہوں نے پھر وہی عرض کی وہی جواب ارشاد ہوا۔

(14) بخاری ومسلم وترمذی ونسائی میں ابوسعید رضی اللہ عنہ' سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو بندہ اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اسکے منہ کو دوزخ سے ستر برس کی راہ دور فرمادے گا۔

(15) ترمذی' ابوامامہ رضی اللہ عنہ' سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس کے اور جہنم کے درمیان اللہ تعالیٰ اتنی بڑی خندق کر دے گا جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

(16) عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دوزخ اس سے سو برس کی راہ تک دور ہوگی۔

(17) معاذ بن انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غیر رمضان میں اللہ کی راہ میں روزہ رکھا تو تیز گھوڑے کی رفتار سے سو برس کی مسافت پر جہنم سے دور ہوگا۔ (طبرانی)

(18) بیہقی عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روزہ دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں کی جاتی۔

(19) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ‘ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تین شخص کی دعا رد نہیں کی جاتی، روزہ دار جس وقت روزہ افطار کرتا ہے اور بادشاہ عادل اور مظلوم کی دعا، اس کو اللہ تعالیٰ ابر سے اوپر بلند کرتا ہے اور اس کیلئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور رب عزوجل فرماتا ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ تھوڑے زمانے بعد (ترمذی وابن حبان)

(20) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ‘ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اسکی حدود کو پہچانا اور جس چیز سے بچنا چاہیے اس سے بچا تو جو پہلے کر چکا ہے اس کا کفارہ ہوگیا۔ (بیہقی)

(21) ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جس نے مکہ میں ماہ رمضان پایا اور روزہ رکھا اور رات میں جتنا میسر آیا قیام کیا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اور جگہ کے ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھے گا اور ہر دن ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر رات ایک گردن آزاد کرنے کا ثواب اور ہر روز جہاد میں گھوڑے پر سوار کر دینے کا ثواب اور ہر دن میں حسنہ اور ہر رات میں حسنہ لکھے گا۔

(22) بیہقی، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ باتیں دی گئی ہیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں، اول یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے اللہ عزوجل ان کی طرف نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف نظر فرمائے گا اسے کبھی عذاب نہ کرے گا، دوسری یہ کہ شام کے وقت اس کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی ہے تیسری یہ کہ ہر دن اور رات میں فرشتے ان کیلئے استغفار کرتے ہیں چوتھی یہ کہ اللہ عزوجل جنت کو حکم فرماتا ہے، کہتا ہے مستعد ہو جا اور

میرے بندوں کیلئے مزّین ہو جا قریب ہے کہ دنیا کی تعب سے یہاں آ کر آرام کریں، پانچویں یہ کہ جب آخر رات ہوتی ہے تو ان سب کی مغفرت فرما دیتا ہے کسی نے عرض کی کیا وہ شب قدر ہے فرمایا نہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ کام کرنے والے کام کرتے ہیں جب کام سے فارغ ہوتے ہیں اس وقت مزدوری پاتے ہیں۔

(23) حاکم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب لوگ منبر کے پاس حاضر ہوں ہم حاضر ہوئے حضور منبر کے پہلے درجہ پر چڑھے، کہا آمین دوسرے پر چڑھے کہا آمین، تیسرے پر چڑھے کہا آمین، جب منبر سے تشریف لائے ہم نے عرض کیا آج ہم نے حضور سے ایسی بات سنی کہ کبھی نہ سنتے تھے فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے آکر عرض کی وہ شخص دور ہو جس نے رمضان پایا اور اپنی مغفرت نہ کرائی میں نے کہا آمین جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو کہا وہ شخص دور ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا کہ وہ شخص دور ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آئے اور انکی خدمت کر کے جنت میں نہ جائے میں نے کہا آمین،

فائدہ: حضور نبی پاک ﷺ کا اسم مبارک پر درود نہ پڑھنے والے اور والدین کے نافرمان اور روزہ رمضان میں کوتاہی کرنے پر کتنا نقصان ہوگا کہ

رسول خدا نے گر گلے نہ لگایا تو پھر کیا کرو گے

(24) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ عزوجل اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ کسی بندہ کی طرف نظر فرمائے تو اسے کبھی عذاب نہ دے گا اور ہر روز دس لاکھ کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب انتیسویں رات ہوتی ہے تو مہینے بھر میں جتنے آزاد کیے ان کے مجموعہ کے برابر اس ایک رات میں آزاد کرتا ہے پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے تو ملائکہ خوشی کرتے ہیں اور اللہ عزوجل اپنے نور کی خاص تجلی فرماتا ہے فرشتوں سے فرماتا ہے اے گروہِ ملائکہ اس مزدو کا کیا بدلا ہے جس نے کام پورا کر لیا، فرشتے عرض کرتے ہیں اس کو پورا اجر دیا جائے اللہ

عز و جل فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔

(25) ابن خزیمہ نے ابو مسعود غفاری رضی اللہ عنہ، سے ایک طویل حدیث روایت کی اس میں یہ بھی ہے کہ حضور نے فرمایا اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری اُمت تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو۔

(26) عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ فرمایئے تو اگر میں اسکی گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضور اللہ کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں پڑھوں اور زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اسکی راتوں کا قیام کروں تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا فرمایا صدیقین اور شہدا میں سے (زورہ ابن حبان)

تبصرہ اویسی غفرلہٗ:

اہل دنیا کی عادت ہے کہ جس گروہ سے اسے لگاؤ ہے تو انسان کوشش کرتا ہے کہ یہ بھی انہی جیسا ورنہ کم از کم انہیں میں شمار ہو جائے مثلاً لوگ الیکشن لڑتے ہیں اور اس پر پانی کی طرح پیسہ بہاتے ہیں صرف اس دھن میں کہ وزیر، مشیر وغیرہ ورنہ کم از کم اسمبلی ممبر بنے گا اس جدوجہد میں کامیاب ہو گیا تو پھولا نہیں سماتا اگر ہار گیا تو اس کا حال زار ہوتا ہے اور قابل رحم نظر آتا ہے لیکن روزہ رکھنے و ماہ رمضان میں عبادت میں جدوجہد کرنے والا سو فیصد کامیاب ہو گا کہ کل قیامت میں جہاں صدیقین و شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مراتب نصیب ہونگے، اب بھی انہی حضرات کی رفاقت نصیب ہو گی۔

روزہ داروں کا اعزاز و اکرام:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن سید عالم سرور کائنات ﷺ کے دیدار پرانوار کے شوق سے جہاں میرا غالب خیال تھا پہنچا مگر نہ پایا، پھر مسجد نبوی میں حاضر ہوا مگر یہاں بھی آپ کے دیدار سے مشرف نہ ہو سکا اچانک میری نظر محراب کی طرف اٹھی تو آفتاب حق نما محراب میں جلوہ گر نظر آئے، آپ کے چاروں طرف انوار کی بارش ہو رہی تھی میں آگے بڑھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، کے قریب بیٹھ گیا تو معاً ایک دلپذیر آواز سنائی دی جو نفیس ترین نغمہ سے بھی زیادہ مرغوب و محبوب تھی اسی اثناء میں رسول

کریم ﷺ نے فرمایا: طُوبیٰ لَهُ پھر آپ کے جواب میں آواز آئی: طوبیٰ لکَ یا رَسُوْلَ اللہ صلّی اللہ عَلَیکَ وَسَلَّمَ وَلِمَنْ صَامَ رَمَضَانَ، پھر معمولی وقفہ کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے ارشاد فرمایا: یَا عَلِیُّ مَنْ مَعَکَ؟ تمہارے ساتھ کون ہے؟ عرض کی عبداللہ بن مسعود، آپ نے فرمایا آگے آیئے جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کی نورانی پیشانی اس طرح چمک رہی تھی جس طرح چودھویں رات کا چاند مسجد کے محراب میں اتر آیا ہو یا نورِ خدا مجسم ہو کر دیدار دکھا رہا ہو۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے نہایت انکساری سے اس پاکیزہ نغمہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے عرض کیا آپ نے فرمایا۔

تِلکَ نَغْمَةُ جِبْرِئیلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

وہ جبریل علیہ السلام کا نغمہ تھا۔

حضرت خضر علیہ السلام کی حکایت بیان کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کی ملاقات کیلئے آ رہا تھا کہ راستے میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی اور ہماری گفتگو کا موضوع آپ کی ذات والا صفات تھی اسی دوران میں ایک فرشتہ دیکھا جس نے لعل وجواہرات اور موتیوں سے مرصع ومزین تخت کو اپنی پشت پر اٹھایا ہوا ہے اور اس پر ایک بندہ خدا جلوہ افروز ذکر خدا میں محو ہے میں نے فرشتے سے اس کا حال دریافت کیا اس نے کہا یہ بندہ حق دو ہزار سال جنگلوں میں مصروف عبادت اور پھر اس نے سمندروں میں عبادت کرنے کے شوق سے بارگاہ الٰہی میں التجا کی جو منظور ہوئی اور مجھے اس کی خدمت کیلئے احکم الحاکمین کی طرف سے آرڈر نافذ ہوا اور اب اسے سمندروں کی سیر وتفریح سے محظوظ کر رہا ہوں اور یہ اپنے رب کی عبادت میں مصروف ہے جب حضرت جبرئیل امین نے بیان کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں میں نے کہا طُوبیٰ لَهُ تو جبرئیل نے کہا طُوبیٰ لکَ وَلِاُمَّتِکَ آپکو اور آپکی امت کو خوشخبری ہو آپ نے فرمایا کہ کیا میری امت میں بھی کوئی ایسا خوش نصیب ہے؟ حضرت جبریل نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ، اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان شہر پیدا فرمایا ہے جس کے طول وعرض کو خالق حقیقی ہی جانتا ہے اس میں بیشمار فرشتے رہتے

ہیں ہر ایک کے ہاتھ میں سفید جھنڈا ہے جس پر لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّد رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھا ہوا ہے ان فرشتوں کی عبادت آپ کی امت کے روزہ داروں کیلئے دعائے مغفرت ہے یا رسول اللہ ﷺ جب ماہ رمضان تشریف لاتا ہے تو فرشتوں کی دوسری جماعت کو حکم ہوتا ہے کہ اس شہر میں جا کر اسی دعائے مغفرت میں مشغول ہو جائیں اور پہلے فرشتے عرش پر چلے جاتے ہیں یہ دولت عظیمہ انہیں آپ کی خدمت اور امت مرحومہ کی طلب مغفرت کی بدولت میسر ہوئی اور ہر ماہ رمضان کی آمد پر فرشتوں کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ (انوار الصوم)

توبہ کا بہتر موقع

ویسے تو انسان ہر وقت ہی توبہ واستغفار کرتا رہے اس میں اسی کی بھلائی ہے خصوصاً رمضان المبارک میں اپنے جملہ گناہوں سے توبہ کرے، مروی ہے کہ جب بندہ عجز وانکساری سے بارگاہ الٰہی میں زاری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے کہ گواہ رہو جو کچھ میرے بندے نے مجھ سے طلب کیا میں نے اسے دیا اور آتش دوزخ اس پر حرام کر دی بہشت اس کیلئے لازم کر دیا اور میں نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت سے اسے مشرف فرما دیا اور اگر طلب حاجات کے وقت کسی بندہ کے آنسو جاری ہو جائیں تو آسمان کے فرشتے اسکی اس حالت کو دیکھ کر زار زار آنسو بہاتے ہیں اور بار بار عرض کرتے ہیں۔

خداوندا! تیرے حبیب محمد ﷺ کا امتی تیرے عذاب کے خوف اور تیری رحمت کی امید پر روتا ہے تو اس کے حال پر رحم فرما، ارشاد ہوتا ہے۔

يَا مَلَائِكَتِيْ مَاعَلِمْتُمْ اَنِّيْ قَدْغَفَرْتُ لَهٗ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ خَرَجَتْ مِنْ عَيْنِهٖ

اے فرشتو! تمہیں معلوم نہیں کہ جب میرے بندے کی آنکھ سے پہلا قطرہ نکلا ہے تو میں نے اس کے سارے گناہ بخش دیئے اور اپنی ذات پر واجب کر رکھا ہے کہ میرے حبیب کا امتی میرے عذاب سے ڈرے اور میری بارگاہ میں التجا کرے تو میں اسکی دعا قبول کرتا ہوں اور قیامت کے روز اس سے محبت کرنے والوں کو بھی بخش دوں گا اور اسے بہشت میں اپنے حبیب کی قربت سے نوازوں گا اور اس ماہ رمضان المبارک میں جس بندہ کی توبہ قبول کی جاتی ہے اسکی توبہ کا نور تمام آسمانوں میں پھیل جاتا ہے فرشتے تعجب سے ایک دوسرے کو

پوچھتے ہیں۔

مَاھٰذا لنُّوْرُ السَّاطِعُ فِی السَّمٰوٰت

''یہ کس کے نور سے آسمان منور ہیں!''

ملائکہ مقربین جواب دیتے ہیں کہ یہ امت محمدیہ کے ایک گناہگار کی توبہ کا نور ہے جو بارگاہ الٰہ میں جامۂ قبولیت سے نوازی گئی ہے

فائدہ: حدیث شریف میں ہے جب رمضان کا مبارک مہینہ تشریف لاتا ہے تو رب العزت کی طرف سے منادی نداء کرتا ہے۔

یَا مَلَآئِکَتِیْ لَاتَکْتُبُوْ اعَلٰی الصَّائِمِیْنَ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم ذَنْباً فَاِنِّی غَفُوْرٌ بِہٖ

''اے فرشتو! میرے حبیب محمد مصطفٰے ﷺ کے روزہ دار امتیوں کے گناہوں کو نہ لکھو بے شک میں انہیں بخشنے والا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنا مِنْ اُمَۃِ مُحَمَّدٍ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

ماہ رمضان کے احترام کا انعام

نقل ہے کہ بخارا میں ایک مجوسی کا بیٹا سرعام مسلمان روزہ داروں کے سامنے کچھ کھا پی رہا تھا اس کے باپ نے اسے دیکھ کر اسے سخت سزا دی بیٹے نے کہا ابا جی آپ کو روزانہ گھر میں کھانا وغیرہ کھاتے دیکھتا ہوں اور آپ روزہ کی عزت وحرمت کا قطعاً خیال نہیں کرتے، اس نے کہا بیٹے! بے شک میں گھر میں روزانہ جس وقت چاہتا ہوں کھا لیتا ہوں کیونکہ ہمارے مذہب میں روزہ فرض نہیں، مگر اسلام میں مسلمانوں پر روزہ فرض ہے اور ہمیں اخلاقی طور پر ان کے سامنے کھانے پینے سے پرہیز اور رمضان المبارک کا ادب واحترام کرنا چاہیے۔ بیان کرتے ہیں کہ جب مجوسی فوت ہوا تو بخارا کے بزرگوں نے اسے خواب میں دیکھا کہ وہ انعامات والطافات الٰہیہ سے مشرف ہے اور اس پر انوار الٰہیہ کی بارش ہو رہی ہے۔ اس قدر و منزلت کے بارے میں بزرگوں نے دریافت کیا تو اس نے کہا میرے بھائیو! جب میرا آخری وقت تھا تو میں نے غیب سے آواز سنی

يَاعَبْدِىْ قِفْ حَتّٰى يَتُوْبَ عَبْدِىْ وَيُئوْمِنُ فَاِنَّه‘ حَفظَ حَقَّ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ حَقَّ الصَّآئِمِيْنَ بِلُطْفِهٖ

اے ملک الموت! رک جا تا کہ میرا بندہ توبہ کرے اور ایمان لائے کیونکہ اس نے ماہ رمضان المبارک کی عزت وحرمت اور روزہ داروں کی قدر ومنزلت اپنے بیٹے کو سزا دے کر قائم رکھی۔''

پھر اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو نور ایمان سے اور دولت عرفان کی سعادت ابدی سے نوازا اور ان مراتب ودرجات سے عزت بخشی جو تمھارے پیش نظر ہے۔

فائدہ: مقام غور ہے ایک مجوسی جو کفر وشرک کی دل دل میں ساری عمر قید رہا، وہ رمضان المبارک کی تعظیم وتکریم کے باعث ایمان وعرفان کی بے بہا دولت دائمی سے مالا مال ہو کر جنان ورضوان کا مستحق بن سکتا ہے تو افسوس ہے ایسے مسلمانوں پر جو اپنی قیمتی زندگی میں رمضان المبارک کا مہینہ پائیں اور محروم رہیں (انوار الصوم)

بیکار روزے دار

بہت سے لوگ روزہ تو رکھتے ہیں لیکن افسوس کہ روزے کی روح کو مجروح کرتے ہیں، بیشمار فضائلِ روزہ سے محروم رہ جاتے ہیں حالانکہ روزے دار کیلئے مروی ہے کہ نوم الصّائم عِبَادَة :روزہ دار کا سونا بھی عبادت ہے۔

اور حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَلصَّآئِمُ فِى الْعِبَادَةِ مَالَمْ يَغْتَبْ وَاِنْ كَانَ نَائماً عَلٰى فِرَاشِهٖ

''روزہ دار جب تک کسی کی غیبت نہ کرے عبادت میں ہے اگر چہ اپنے بستر پر سو رہا ہو۔'' لیکن شرائط واحکام کی پابندی نہ کرنے پر محروم ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

(1) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰه عَنْهُ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَ عْ قَوْلَ الزُّوْرِوَالْعَمَل بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَة'' فِىْ اَنْ يَدَ ع طَعَامَه‘ وَشَرَابَه‘.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو جھوٹ بولنا اور

برے عمل کو ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو کیا پرواہ اسکی کہ وہ اپنا کھانا پینا ترک کردے

(2) آپ ﷺ نے فرمایا، فَاِذَ کَانَ یَصُوْمُ اَحَدُ کُمْ فَلاَ یَرْفُثْ وَلاَیَصْخَبْ : اگر تم میں سے کوئی کسی دن روزے سے ہو تو بیہودہ باتیں نہ نکالے اور نہ چلائے یعنی گالی گلوچ پر نہ اتر آئے۔

(3) اس سے مزید تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہ، مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الظَمأُ وَکَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہُ اِلَّا الْجُوْعِ اِلَّاالعطش

''یعنی ایسے روزہ داروں کے روزے مقبول ومنظور نہیں جو محرمات سے پرہیز نہیں کرتے

حضرت پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''عید روزہ داروں کیلئے ہے نہ کہ روزہ خوروں کیلئے جو لوگ روزہ خور ہیں ان کو کیا حق ہے کہ وہ عید منانے کیلئے آئیں۔'' ایسے روزہ داروں کے روزوں کو گندے انڈے سے تشبیہ دی ہے۔ یاد رہے کہ صرف کھانے پینے اور جماع کے ترک کا نام ہی روزہ نہیں بلکہ محرمات سے بالکلیۃ کنارہ کش ہونا بھی لازم وضروری ہے یعنی کذب وافتراء، مکروفریب، ظلم وتعدی، عیاری ومکاری، بیہودہ گوئی وبدکلامی، گالی گلوچ، چغل خوری، عیب جوئی، مکس وملاوٹ، سود ورشوت وغیرہ سے بچنا، برائی وبے حیائی، عیاشی وفحاشی کا قلع قمع تھیٹر سینما وفلم بینی کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کرنا بھی اسی فریضہ میں شامل ہے ورنہ ایسی برائیوں سے متصف حضرات کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے کہ کیا ہم روزہ ونماز کی تعظیم وتکریم کی بجائے استہزاء تو نہیں کر رہے ایسے روزہ کی مثال اس گندے انڈے جیسی ہے جو بظاہر صحیح ودرست اور قابل استعمال دکھائی دیتا ہے مگر جب توڑنے پر اس کا پول کھل جاتا ہے تو اسے بحفاظت رکھنے کی بجائے باہر گلی میں بہ نظر حقارت پھینک دیا جاتا ہے اسی طرح برائیوں کے ارتکاب سے روزہ اصلی نہ ہوگا بلکہ نقلی ہوگا۔

گندے انڈوں کا مشاہدہ

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ روزہ کی حالت میں برے کاموں اور بری باتوں سے

پرہیز نہ کرنے سے روزہ شرعاً تو نہیں ٹوٹتا البتہ اسکے اجروثواب اور اسکی برکات سے محرومی ضرور ہے اگرچہ ہمیں بحالت روزہ برائیوں اور غلط باتوں کے انجام کا علم نہ ہوتا اس کا اظہار قیامت میں ہوگا لیکن چونکہ حضور سرور عالم ﷺ کو ہر غیب منکشف ہے اسلیئے آپ نے کبھی کبھار اسکا مشاہدہ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو بھی کرادیا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ کے عہد ظاہری میں دوعورتوں نے روزہ رکھا، بھوک اور پیاس سے دن گزارا، شام کو بھوک پیاس کی شدت محسوس ہوئی یہاں تک کہ قریب بہ ہلاکت ہوگئیں۔ انہوں نے اپنی کیفیت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کہلوابھیجی آپ نے ان کیلیئے ایک پیالہ بھیج کر ارشاد فرمایا کہ جو کچھ کھایا اس پیالہ میں قے کردو، دونوں نے تازہ خون اور تازہ گوشت سے پیالہ بھردیا۔ لوگوں نے تعجب کیا آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے انہیں حلال شے سے روزہ رکھنے کا موقع بخشا لیکن انہوں نے حرام شے سے افطار کیا، عرض کی گئی وہ کیسے؟ فرمایا کہ ان دونوں نے بحالت روزہ گلہ وغیبت کا ارتکاب کیا۔ (احیاء العلوم)

درس عبرت

ایک طرف حضور سرور عالم ﷺ کے علم غیب کا ثبوت ملا دوسری طرف یہ ثابت ہوا کہ بیکار روزے داروں کا یہی حال ہے جو انہیں اپنی غلط باتوں اور گندے کاموں کا مشاہدہ قیامت میں ہوگا تو پھر کیوں نہ ہو کہ ہم بحالت روزہ اپنی زبان، کان ودیگر اعضاء کو غلط کاموں سے محفوظ رکھیں۔

روزہ کے طبی فوائد

حضور نبی پاک ﷺ کی شریعت کا ہر مسئلہ دینی ودنیوی بیشمار فوائد پر مشتمل ہے منجملہ انکے روزہ بھی ہے کہ اس میں آخرت کے بہت بڑے اجروثواب کے علاوہ صحت وتندرستی کے بیشمار فائدے ہیں اَطِباء اور ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ جس بیماری کا کوئی علاج نہیں اس کا علاج روزہ ہے چنانچہ ڈاکٹر اکثر بیماریوں کا علاج کرتے وقت مریض کو کئی کئی دن تک ایک دانہ بھی نہیں کھانے دیتے جیسے کہ ٹائیفائیڈ کا علاج جو مواد سال بھر معدہ کے اندر جمع ہوتے

ہیں وہ سب ایک مہینہ کے روزہ کی وجہ سے خارج ہو جاتے ہیں۔

حکایت

امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بیمار ہو گیا، چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ تھی رمضان شریف قریب آ گیا، مجھے خوف ہوا کہ میں روزہ کیسے رکھ سکوں گا مگر رمضان کا چاند دیکھ کر ہمت کر لی، روزہ رکھا، پہلے روزہ کی طاقت کے مقابلے آخری روزہ کی طاقت میں کئی گنا فرق پایا۔

فائدہ: اس واقعہ سے ان حیا باختہ انسانوں کو درسِ عبرت ہے جو تندرست، ہٹے کٹے ہونے کے باوجود بھی روزہ نہیں رکھتے اور کمزوری کے خوف یا بد باطنی کے باعث جان بوجھ کر بیماری کے بہانے تراشتے ہیں۔ (انوار الصوم تابش)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو پیٹ میں درد تھا نبی پاک ﷺ نے فرمایا دو رکعت نفل پڑھو، چنانچہ دوگانہ پڑھنے کے بعد ان کے پیٹ کا درد رفع ہو گیا۔

فائدہ: اس میں بھی حضور سرور عالم ﷺ نے امت کو تعلیم دی کہ تمھاری بیماریوں کا علاج شریعت کے احکام پر عمل کرنے میں ہے۔

روزہ میں طب نبوی:

حدیث شریف میں ہے۔

لکل شی زکوٰۃ وزکوٰۃ الجسد الصوم

ہر شے کی صفائی ہے اور جسم کی صفائی روزہ ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی تصدیق ڈاکٹروں اور اَطِبّا کے تجربہ سے ہوئی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

حکایت

تفسیر النار میں ہے ایک غیر مسلم ڈاکٹر (طبیب) ایک عرصہ تک اس تحقیق میں لگا رہا کہ جملہ بیماریوں کا کوئی ایسا علاج تیار کرے جس پر کوئی خرچ نہ ہو اور ہر مرض کی اسمیں شفاء ہو چنانچہ وہ اس تہہ تک پہنچا کہ سال میں ایک ماہ انسان بھوکا پیاسا رہے معمولی سی غذا پر اکتفا

کرے تو زندگی بھر تندرست رہے گا وہ اپنی تحقیق پر ناز کر رہا تھا عام اعلان کرنے والا تھا تو اسے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو تیرے سے پہلے سال میں ایک ماہ کے روزے کا حکم فرمایا ہے یہ سنکر حقانیت اسلام کا معترف ہو کر مسلمان ہو گیا۔

نکتہ نبویہ علیہ الصلوۃ والسلام

انسان کا ڈھانچہ اربعہ عناصر (مٹی، پانی، آگ، ہوا) سے تیار کیا گیا ہے لیکن اسمیں زیادہ میٹریل مٹی ہے سب کو معلوم ہے کہ زمین میں کتنا ہی اچھا بیج بویا جائے تب بھی فالتو اور بیکار جڑی بوٹیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور وہ نہ صرف کھیتی کیلئے نقصان دہ ہے بلکہ خود زمین کیلئے بھی ضرر رساں ہے ایسی گندی اور فالتوں جڑی بوٹیوں کے کھیت سے کسان کو بہت محنت کرنا پڑتی ہے۔ بہت جدوجہد و بسیار سے انہیں نکالنے کے بعد کھیتی سرسبز و شاداب ہوتی ہے یہی حالت انسان کی ہے کہ مختلف غذاؤں میں غلط اور فضول غذاؤں سے جو ہر صحت میں امراض پیدا ہو جاتے ہیں انہیں باہر پھینکنے کا بہتر اور اعلیٰ علاج روزہ ہے۔

حکایت

حضور سرور عالم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک طبیب کو کسی بادشاہ نے بھیجا کہ وہ صحابہ رسول ﷺ کا مفت علاج کرے اسے ایک عرصہ گزر گیا کوئی ایک صحابی بھی علاج کیلئے اس کے پاس نہ آیا اس نے حضور سرور عالم ﷺ سے حقیقت حال عرض کی آپ ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ بسیار خور نہیں اتنا کھاتے ہیں جتنی ضرورت ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی ہاتھ اٹھا لیتے اور کھانا اس وقت تک نہیں کھاتے جب تک انہیں بھوک نہ ہو، طبیب نے کہا یہی بات جملہ امراض کا علاج ہے۔

تجربہ فقیر اویسی غفرلہٗ:

فقیر کو جب کوئی مرض لاحق ہوتا ہے تو فاقہ اور بھوک سے علاج کرتا ہے بالخصوص نزلہ و زکام کیلئے بھوک اکسیر اعظم ہے۔

شوگر کا علاج

دور حاضرہ میں شوگر اور بلڈ پریشر وباء کی صورت اختیار کر چکے ہیں ان کا علاج بھی

بھوک اور باوضو رہنا ہے لیکن اس پر عمل کون کرے......؟

برادران اسلام:

جب سے ہم نے دامنِ مصطفی ﷺ سے ہاتھ کھینچا ہے ہم مختلف امراض وغیرہ کا شکار ہیں۔

نسخہ قوت مردمی:

یہ رمضان المبارک کا کمال ہے کہ اس میں اجتماع النقیفین پایا جاتا ہے وہ اس طرح کہ روزہ رکھنے سے قوت مرومی میں مدد ملتی ہے اور شہوت نفسانیہ کا غلبہ ہو تو کثرت روزہ سے اس کا زور ٹوٹ جاتا ہے چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یامعشر الشباب من استطاع منکم البأۃ فلیتزوج فانہ اعض للبصر احص للفرج ومن لم یستطع فعلیہ فان الصوم لہ. اے نوجوانو! تم میں سے جسکی طاقت زوروں پر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح سے آنکھ برائی سے بچ جاتی ہے اور فرج زنا سے محفوظ ہو جاتا ہے اور جسے نکاح کی طاقت نہیں تو اس پر لازم ہے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ صرف اس لئے مقرر کیا گیا ہے۔

فائدہ: الشباب شباب کی جمع ہے۔ شباب اسے کہتے ہیں جو بالغ ہو جائے اور تیس سال کی عمر کو نہ پہنچے (کذا قال النبوی)

فائدہ: الباۃ بمعنے بیاہ اور نکاح کرنا یہ الباۂ فی المنزل سے ماخوذ ہے یعنی گھر تیار کر دینا کیونکہ جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرتا ہے تو وہ اسے گھر تیار کر دیتا ہے الرجاء خصی ہونے کی ایک قسم ہے وہ یہ کہ کسی کے خصیے کی رگوں کو سست کیا جائے لیکن خصیوں کو کچھ نہ کیا جائے، یہ بھی تشبیہ کی بناء پر ہے کہ جس طرح خصی ہونے سے شہوت کا اندفاع ہو جاتا ہے، اسی طرح روزہ رکھنے سے شہوت نفسانیہ کمزور پڑ جاتی ہے۔

فائدہ: حدیث میں امر وجوب کیلئے ہے کیونکہ روزہ کا حکم اس وقت ہے جب کہ شہوت کا غلبہ ہو جیسے یاشبابُ سے معلوم ہوتا ہے یعنی نوجوان اپنی فطری صحیح سالم عادت سے تجاوز کر جاتا ہے۔

روحانی نسخے

علماء کرام فرماتے ہیں کہ شہوت چند ایک چیزوں سے سست پڑ جاتی ہے

(1) دن کو روزہ رکھنا (2) رات کو نماز کیلئے کھڑے ہونا (3) شہوات بھری اشیاء کو چھوڑ دینا، (4) شہوانی اشیاء کا تصور دل سے مٹا دینا، (5) نفس امارہ کو شہوانی خیالات سے دور رکھنا

سوال: اگر کوئی شخص سوال کرے کہ بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو باوجودیکہ روزہ رکھتے ہیں رات کو نماز کیلئے بھی کھڑے ہوتے ہیں یہ بیماری دراصل انکی اپنی شہوت کی وجہ سے ہے جو اس کے اندر گھسی ہوئی ہے۔

علاج

اسی بیماری کا علاج چند چیزوں سے ہے۔

(1) نفس کو غم و حزن کی خبروں میں ہر وقت مبتلا رکھے
(2) موت کو ہر وقت سامنے رکھے
(3) نفس کو سمجھائے کہ وقت موت بالکل قریب ہے تو پھر تو کب تک یہ خرابیاں کرتا رہے گا۔
(4) نفس پر عبادت و ریاضت کے ذریعے کنٹرول کرے۔
(5) آہستہ آہستہ نفس کی آرزو کو گھٹائے۔ (روح البیان)

عاشقان مصطفیٰ ﷺ کے لئے نبوی تحفہ

نبی پاک ﷺ کو رمضان سے خصوصی محبت تھی چنانچہ اسکی آمد سے دو ماہ پہلے دعائیں مانگتے۔

الھم بارک لنافی رجب وشعبان وبلغنار مضان

اے اللہ! ہمارے لئے رجب وشعبان بابرکت بنا دے اور ہمیں رمضان نصیب فرما،

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ **کان النبی ﷺ اذادخل رجب قال اللھم بارک لنافی رجب وشعبان** نبی پاک ﷺ کا معمول تھا کہ رجب شروع ہوتے ہی دعا فرماتے" اے اللہ! ہمارے لئے رجب وشعبان کو بابرکت بنا اور رمضان میں برکتیں عطا فرما

معمول صحابہ اکرام رضی اللہ عنہ'

سب سے اعلیٰ اور بلند مرتبہ عشاق رسول ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما ہیں اس لئے

جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان شریف سے پیار دیکھا تو دعائیں مانگتے۔

كانوايدعون الله ستة اشهران يبلغهم رمضان ثم يدعونه ستة اشهران يتقبل منهم

صحابہ وتابعین چھ ماہ رمضان پانے کی دعا کرتے اور چھ ماہ اسکی قبولیت کی دعا کرتے

فائدہ: گویا سال بھر عشق رمضان میں ڈوبے رہتے کہ چھ ماہ اس کی آمد کے اشتیاق میں اور چھ ماہ اس کے فراق کے غم میں

صحابہ اکرام رضی اللہ عنہما کے عشق رمضان کا نمونہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ كان المسلمون اذاخل شعبان اكبوا على المصاحف فقرؤها واخرجوا زكوٰة اموالهم تقويه للضعيف والمسكين على صيام رمضان

شعبان کے شروع ہوتے ہی مسلمان (صحابہ وتابعین) قرآن کی طرف جھک پڑتے اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غریب مسکین لوگ رمضان آرام سے گزار سکیں۔

مبارک کبادی

نسائی شریف میں ہے کہ

كان النبی ﷺ يبشر اصحابه يقول قد جا ئكم شهر رمضان شهر مبارك نبی پاک ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے مبارک دیتے کہ تمہارے ہاں رمضان آگیا ہے جو نہایت برکت والا ہے ایک روایت میں ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ صحابہ کرام کو فرماتے

اتاكم رمضان سيد الشهور فمرجبا واهلا

لوگو! تمہارے پاس تمام مہینوں کا سردار آگیا ہے ہم اسے خوش آمدید کہتے ہیں

ہمارے دور کے عاشقان رسول ﷺ

ہمارے دور میں بھی عشق رسول ﷺ کا دم بھرنے والے کچھ ایسے بھی ہیں نہ صرف روزہ خور اور روزہ چور ہیں بلکہ ہر برائی میں اول نمبر پہ ہیں انہیں سمجھایا تو کہتے ہیں ہمیں عشق

رسول ﷺ کافی ہے، مانا عشق رسول ﷺ اعلیٰ دولت ہے لیکن اگر اتباع رسول ﷺ نہیں تو سزائے آخرت بھی سخت ہے خلاف رسول ﷺ کر کے عشق رسول ﷺ کا دعویٰ اسلام کا مذاق اڑانا ہے۔

غور فرمائیں کہ محبوب خدا ﷺ کو تو ماہ رمضان شریف سے عشق ہے اور عاشق رسول ﷺ کو اپنے محبوب کے محبوب ماہ رمضان سے ضد ہے اگر ایسے عاشق صاحب پر قیامت میں رسول خدا ﷺ کے محبوب نے مقدمہ دائر کر دیا تو بتایئے عاشق رسول کس دروازہ پر نجات کیلئے جاؤ گے جبکہ خود رسول اللہ ﷺ نے آج دنیا میں ہی اعلان فرمادیا ہے کہ میں روز خوروں اور روزہ چوروں کی شفاعت نہیں کروں گا۔

روزے کے مسائل

روزہ صرف شرع میں مسلمان کا بہ نیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے کو قصداً کھانے پینے، جماع سے باز رکھنے، عورت کا حیض ونفاس سے خالی ہونا شرط ہے۔

مسئلہ: روزے کے تین درجے ہیں ایک عام لوگوں کا روزہ کہ یہی پیٹ اور شرمگاہ کو کھانے پینے جماع سے باز رکھنا، دوسرا خواص کا روزہ کہ ان کے علاوہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ پاؤں اور تمام اعضاء کو گناہ سے باز رکھنا، تیسرا خاص الخاص کا کہ جمیع ماسوی اللہ سے اپنے کو بالکلیہ جدا کر کے صرف اسی کی طرف متوجہ رہنا۔

مسئلہ: روزہ کی پانچ قسمیں ہیں، فرض[1]، واجب[2]، نفل[3]، مکروہ[4] تنزیہی، مکروہ[5] تحریمی، فرض وواجب کی دو قسمیں ہیں، معین وغیر معین فرض، معین جیسے ادائے رمضان، فرض غیر معین جیسے قضائے رمضان اور روزہ کفارہ، واجب معین جیسے نذر معین، واجب غیر معین جیسے نذر مطلق، نفل دو ہیں نفل مسنون، نفل مستحب جیسے عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ اور اس کے ساتھ نویں کا بھی اور ہر مہینے میں تیرہویں، چودھویں، پندرہویں اور عرفہ کا روزہ، پیر اور جمعرات کا روزہ شش عید کے روزے، صوم داؤد علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار مکروہ تنزیہی جیسے صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنا، نوروز ومہرگان کے دن روزہ، صوم

دہر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا) صوم سکوت (یعنی ایسا روزہ جس میں کچھ بات نہ کرے) صوم وصال کہ روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے یہ سب مکروہ تنزیہی ہیں مکروہ تحریمی جیسے عید اور ایام تشریق کے روزے۔

مسئلہ: ضحوۂ کبریٰ نیت کا وقت نہیں بلکہ اس سے بیشتر نیت ہو جانا ضرور ہے اور اگر خاص اس وقت یعنی جس وقت آفتاب خط نصف النہار شرعی پر پہنچ گیا نیت کی تو روزہ نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ: نیت کے بارے میں نفل عام ہے سنت و مستحب و مکروہ سب شامل ہے۔

مسئلہ: جس طرح اور جگہ بتایا گیا کہ نیت دل کے ارادہ کا نام ہے زبان سے کہنا شرط نہیں یہاں بھی وہی مراد ہے مگر زبان سے کہہ لینا مستحب ہے اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے ''نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَداًلِلّٰہِ تَعَالیٰ مِنْ فَرضِ رَمَضَانَ ھٰذَا ''یعنی میں نے نیت کی کہ اللہ عزوجل کیلئے اس رمضان کا فرض روزہ کل رکھوں اور دن میں نیت کرے تو یہ کہے ''نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالیٰ مِنْ فَرضِ رِمَضَانَ ''میں نے نیت کی کہ اللہ تعالیٰ کیلئے آج رمضان کا فرض روزہ رکھوں گا اور اگر تبرک و طلب توفیق کیلئے نیت کے الفاظ میں ان شاء اللہ تعالیٰ بھی ملا لیا تو حرج نہیں اور اگر پکا ارادہ ہو مذبذب ہو تو نیت ہی کہاں ہوئی (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: دن میں نیت کرے تو ضروری ہے کہ یہ نیت کرے کہ میں صبح صادق سے روزہ دار ہوں اور اگر یہ نیت ہے کہ اب سے روزہ دار ہوں صبح سے نہیں تو روزہ نہ ہوا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: رات میں نیت کی پھر اس کے بعد رات ہی میں کھایا پیا تو نیت جاتی نہ رہی وہی پہلی ہی کافی ہے پھر سے نیت کرنا ضروری نہیں (جوہرہ)

مسئلہ: عورت حیض و نفاس والی تھی اس نے رات میں کل روزہ رکھنے کی نیت کی، اور صبح صادق سے پہلے حیض و نفاس سے پاک ہوگئی تو روزہ صحیح ہوگیا (جوہرہ)

مسئلہ: دن میں نیت کام کی ہے کہ صبح سے نیت کرتے وقت تک روزہ کے خلاف کوئی امر نہ پایا گیا ہو لہٰذا اگر صبح کے بعد بھول کر بھی کھا پی لیا ہو تو یا جماع کر لیا تو اب نیت نہیں ہو سکتی۔ (جوہرہ) مگر معتمد یہ ہے کہ بھولنے کی حالت میں اب بھی نیت صحیح ہے۔ (رردالمختار)

مسئلہ: جس طرح نماز میں کلام کی نیت کی مگر بات نہ کی تو نماز فاسد نہ ہوگی یونہی روزہ میں توڑنے کی نیت سے روزہ نہیں ٹوٹے گا جب تک توڑنے والی چیز نہ کرے (جوہرہ)

مسئلہ: اگر رات میں روزہ کی نیت کی پھر پکا ارادہ کرلیا کہ نہیں رکھے گا تو وہ نیت جاتی رہی اگر نئی نیت نہ کی اور دن بھر بھوکا پیاسا رہا اور اجماع سے بچا تو روزہ نہ ہوا۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ: سحری کھانا بھی نیت ہے خواہ رمضان کے روزے کیلئے ہو یا کسی اور روزے کیلئے مگر جب سحری کھاتے وقت یہ ارادہ ہے کہ صبح کو روزہ نہ ہوگا تو یہ سحری کھانا نیت نہیں (جوہرہ ردالمحتار)

مسئلہ: رمضان کے ہر روزہ کیلئے نئی نیت کی ضرورت ہے، پہلی یا کسی تاریخ میں پورے رمضان کے روزہ کی نیت کرلی تو یہ نیت صرف اسی ایک دن کے حق میں ہے باقی دنوں کیلئے نہیں (جوہرہ)

مسئلہ: مسافر اور مریض اگر رمضان شریف میں نفل یا کسی واجب کی نیت کریں تو جس کی نیت کریں گے وہی ہوگا رمضان کا نہیں (تنویر الابصار) اور مطلق روزے کی نیت کریں تو رمضان کا ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ: رمضان کے مہینے میں کوئی اور روزہ رکھا اور اسے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ ماہ رمضان ہے جب بھی رمضان ہی کا روزہ ہوا (درمختار)

مسئلہ: رات میں قضا روزے کی نیت، صبح کو اسے نفل کرنا چاہتا ہے تو نہیں کرسکتا (ردالمحتار)

مسئلہ: نماز پڑھتے میں روزے کی نیت کی تو یہ نیت صحیح ہے (درمختار)

مسئلہ: کئی روزے قضا ہوگئے تو نیت میں یہ ہونا چاہیے کہ اس رمضان کے پہلے روزے کی قضا دوسرے کی قضا اور اگر کچھ اس سال کے قضا ہوگئے کچھ پچھلے سال کے باقی ہیں تو یہ نیت ہونی چاہیے کہ اس رمضان کی اور اس رمضان کی قضا اور اگر دن اور سال کو معین نہ کیا جب بھی ہوجائیں گے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: رمضان کا روزہ قصداً توڑا تھا تو اس پر اس روزہ کی قضا ہے اور ساٹھ روزے کفارے کے اب اس نے اکسٹھ روزے رکھ لئے قضا کا دن معین نہ کیا تو ہوگیا (عالمگیری)

مسئلہ: یوم الشک یعنی شعبان کی تیسویں تاریخ کو نفل خالص کی نیت سے روزہ رکھ سکتے ہیں اور نفل کے سوا کوئی اور روزہ رکھا تو مکروہ ہے خواہ مطلق روزہ کی نیت ہو یا فرض کی یا کسی واجب کی خواہ نیت معین کی کی ہو یا تردد کے ساتھ یہ صورتیں مکروہ ہیں پھر اگر رمضان کی نیت ہے تو مکروہ تحریمی ہے ورنہ مقیم کیلئے تنزیہی اور مسافر نے اگر کسی واجب کی نیت کی تو کراہت نہیں پھر اگر اس دن کا رمضان ہونا ثابت ہو جائے تو مقیم کیلئے بہر حال رمضان کا روزہ ہے اور اگر یہ ظاہر ہوا کہ وہ شعبان کا دن تھا اور نیت کسی واجب کی کی تھی تو جس واجب کی نیت تھی تو وہ ہوا اور اگر کچھ حال نہ کھلا تو واجب کی نیت بیکار گئی اور مسافر نے جسکی نیت کی بہر صورت وہی ہوا (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ: اگر تیسویں تاریخ ایسے دن ہوئی کہ اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا تو اسے روزہ رکھنا افضل ہے مثلاً کوئی شخص پیر یا جمعرات کا روزہ رکھا کرتا ہے اور تیسویں اسی دن پڑی تو رکھنا افضل ہے یونہی اگر چند روز پہلے رکھ رہا تھا تو اب یوم الشک میں کراہت نہیں، کراہت اسی صورت میں ہے کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھا جائے یعنی صرف تیس شعبان کو یا انتیس اور تیس کو (درمختار)

مسئلہ: اگر نہ تو اس دن روزہ رکھنے کا عادی تھا نہ کئی روز پہلے سے روزے رکھے تو اب خاص لوگ روزہ رکھیں اور عوام نہ رکھیں بلکہ عوام کیلئے یہ حکم ہے کہ ضحوۂ کبریٰ تک روزہ کے مثل رہیں اگر اس وقت تک چاند کا ثبوت ہو جائے تو رمضان کے روزے کی نیت کر لیں ورنہ کھا پی لیں، خواص سے مراد یہاں علماء ہی نہیں بلکہ جو شخص یہ جانتا ہو کہ یوم الشک میں اس طرح روزہ رکھا جاتا ہے وہ خواص میں ہے ورنہ عوام میں (درمختار)

مسئلہ: یوم الشک کے روزہ میں یہ پکا ارادہ کر لے یہ روزہ نفل ہے تردد نہ رہے یوں نہ ہو کہ اگر رمضان ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے ورنہ نفل کا یا یوں کہ اگر آج رمضان کا دن ہے تو یہ روزہ رمضان کا ہے ورنہ کسی اور واجب کا کہ یہ دونوں صورتیں مکروہ ہیں پھر اگر اس دن کا رمضان ہونا ثابت ہو جائے تو فرض رمضان ادا ہوگا ورنہ دونوں صورتوں میں نفل ہے اور گنہگار بہر حال ہوا اور یوں بھی نیت نہ کرے کہ یہ دن رمضان کا ہے تو روزہ ہے ورنہ روزہ

نہیں کہ اس صورت میں نہ تو نیت ہی ہوئی نہ روزہ ہوا اور اگر نفل کا پورا ارادہ ہے مگر کبھی کبھی دل میں یہ خیال گزر جاتا ہے کہ شاید آج رمضان کا دن ہو تو اس میں حرج نہیں۔

مسئلہ: بھول کر کھایا پیا، جماع کیا، روزہ فاسد نہ ہوا، خواہ روزہ فرض ہو یا نفل (درمختار)

مسئلہ: اگر بتی وغیرہ کی خوشبو سلگتی تھی اس نے منہ قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے کھینچا روزہ جاتا رہا یونہی حقہ پینے والا اگر پیئے گا تو کفارہ لازم آئے گا، (درمختار و ردالمحتار)

مسئلہ: بھری سنگی لگوائی یا سرمہ لگایا تو روزہ نہ گیا۔

مسئلہ: حقنہ یا نتھنوں سے دوا چڑھائی یا کان میں تیل ڈالا یا تیل چلا گیا روزہ جاتا رہا اور پانی کان میں چلا گیا یا ڈالا تو نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: قصداً منہ بھر کے قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ر ہے تو مطلقاً روزہ جاتا رہا اور اس سے کم کی تو نہیں، بلا اختیار قے ہو گئی تو منہ بھر ہے یا نہیں اور بہر تقدیر وہ لوٹ کر چلی گئی یا اس نے خود لوٹائی یا نہ لوٹی یا نہ لوٹائی تو اگر منہ بھر نہ ہو تو روزہ نہ گیا، اگر لوٹ گئی یا اس نے خود لوٹائی اور منہ بھر ہے اور اس نے لوٹائی اگرچہ اس میں صرف چنے کے برابر حلق سے اتری تو روزہ جاتا رہا ورنہ نہیں (درمختار)

مسئلہ: جھوٹ، گالی، غیبت، بکواس، تصویر، بے پردگی کسی کو تکلیف دینا، تاش، شطرنج، سینما، تماشہ، سود، رشوت، داڑھی منڈانا، کترانا، گانا بجانا وغیرہ چیزیں ویسے ہی ناجائز و گناہ ہیں اور روزہ میں زیادہ حرام اور روزہ کے مکروہ ہونے کا سبب۔

مسئلہ: روزہ میں مسواک کرنا جائز ہے مسواک خشک ہو یا تر اگرچہ پانی سے تر کی ہو، زوال سے پہلے کرے یا بعد کسی وقت مکروہ نہیں (عامہ کتب)

مسئلہ: منہ میں تھوک اکٹھا کر کے نگل جانا، بغیر روزہ کے بھی ناپسند ہے اور روزہ میں مکروہ (عالمگیری)

مسئلہ: رمضان کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں جس میں ایسا ضعف آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظن غالب ہو، لہٰذا نانبائی کو چاہیے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دن میں آرام کرے (درمختار)

فائدہ: یہی حال معمار و مزدور اور مشقت کے کام کرنے والوں کا ہے کہ زیادہ ضعف کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کر دیں تا کہ روزے ادا کر سکیں۔

مسئلہ: سفر شرعی، حمل اور بچہ کو دودھ پلانا، مرض اور بڑھاپا خوف ہلاک و اکراہ، نقصان عقل اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے عذر ہیں ان وجوہ سے (اگر فی الحقیقت موجود ہوں) اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گنہگار نہیں لیکن عذر ختم ہونے پر قضا لازم ہے۔

مسئلہ: بوڑھے سے مراد شیخ فانی ہے جسکی عمر ایسی ہوگئی کہ نہ اب روزہ رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اسمیں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا اسے روزہ کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ (یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا) اس پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دے دے اگر ایسا بوڑھا گرمیوں میں روزہ نہ رکھ سکے تو افطار کر کے اس کے لئے بدلے سردیوں میں روزہ رکھنا اس پر فرض ہے اور اگر شیخ فانی کو فدیہ دینے کیلئے بعد اتنی طاقت آگئی کہ روزہ رکھ سکے تو ادا کردہ فدیہ صدقہ نفل ہو جائے گا اور روزوں کی قضا لازم ہوگی۔

مسئلہ: پاخانہ کا مقام باہر نکل پڑا تو حکم ہے کپڑے سے پونچھ کر اٹھے کہ تری بالکل نہ رہے اور اگر کچھ پانی اس پر باقی تھا اور کھڑا ہو گیا تو پانی اندر چلا گیا تو روزہ فاسد ہو گیا۔

مسئلہ: مبالغہ کے ساتھ استنجا کیا یہاں تک کہ حقنہ رکھنے کی جگہ تک پہنچ گیا روزہ جاتا رہا اور اتنا مبالغہ چاہیے بھی نہیں کہ اس سے سخت بیماری کا اندیشہ ہے۔

مسئلہ: روزہ دار کے لئے کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے کلی میں مبالغہ کرنے کے یہ معنی ہیں کہ منہ بھر پانی لے۔

مسئلہ: کلی کر رہا تھا بلا مقصد پانی حلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ کو چڑھ گیا روزہ جاتا رہا مگر روزہ ہونا بھول گیا ہو تو نہ ٹوٹے گا اگر چہ قصداً ہو۔

تراویح

نماز تراویح مرد عورت سب کیلئے بالاجماع سنت موکدہ ہے اور اس کا چھوڑنا ناجائز گناہ ہے تراویح کی رکعات بیس ہیں حضرات صحابہ و خلفائے راشدین رضی اللہ عنہما کے عہد

میں تراویح بیس پڑھی گئیں چاروں اماموں میں سے کسی کا مذہب بیس سے کم نہیں بلکہ مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ میں شروع سے لیکر آج تک بیس رکعت تر واتح پر عمل ہے اور قرون اولیٰ سے لیکر تا حال کے اولیائے امت، علمائے اعلام محدثین کرام اور سلاطین اعلام بیس رکعت تراویح پر عامل تھے اور ہیں یہاں تک کہ ابن تیمیہ بھی بیس رکعت کے قائل ہیں، مشرق ومغرب کے تمام شہروں میں بیس رکعت ہی پڑھی جاتی ہیں آٹھ تراویح وہابیہ کی ایجاد ہے فقیر کا رسالہ پڑھیے ''آٹھ تراویح بدعت ہے''۔ تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت موکدہ ہے دو مرتبہ فضیلت اور تین مرتبہ افضل لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کو ترک نہ کیا جائے۔

موسمی امام

تراویح کے موسم میں موسمی امام کے پیچھے تراویح اور فرائض و وتر پڑھنا اپنی نمازیں ضائع کرنا ہے یعنی وہ حافظ صاحبان جو ماہ رمضان کی آمد سے ایک ماہ پہلے داڑھی رکھ لیتے ہیں، رمضان شریف کی آخری تاریخ کو منڈا دیتے ہیں ایسے حافظ صاحبان موسمی امام ہیں اور گناہ کرنے پر ڈبل مجرم ہیں ایک داڑھی منڈانا دوسرا تراویح سنانے کیلئے دھوکہ کرنا،

امام کی صفات

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر تم چاہو کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں تو تم میں سے بہتر لوگ تمہاری امامت کریں کیونکہ امام تمہارے اور رب تعالیٰ کے درمیان ترجمان ہوتے ہیں (دارقطنی وغیرہ) لہٰذا امام (عالم وحافظ وغیرہ) ایسا ہونا چاہیے کہ جسکا عقیدہ بھی بہتر اور عمل بھی بہتر ہو یعنی صحیح العقیدہ سنی بریلوی اور پابند شریعت اور پرہیز گار ہوں بعض مساجد میں نابالغ حافظ قرآن بچوں کو تراویح میں امام بنایا جاتا ہے، یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ نابالغ کے پیچھے تراویح نہیں ہوتیں، اسی طرح داڑھی منڈانے اور ایک مشت سے کم کترانے والے کے پیچھے بھی نماز ناجائز اور بدعقیدہ دیوبندی وہابی وغیرہ کے پیچھے محض باطل ہے ان مسائل کیلئے فقیر کے چار رسائل (1) ''قبضہ سے کم داڑھی امام کے پیچھے نماز کا حکم'' (2) ''نابالغ امام کا حکم'' (3) ''دیوبندی امام کے پیچھے نماز'' (4) ''امام حرم اور ہم'' پڑھیے

نماز میں لاؤڈ اسپیکر لگانا

دور حاضر میں لاؤڈ سپیکر کو نماز کا ایک حصہ بنا دیا گیا ہے یہاں تک کہ بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ چند مقتدیوں کے درمیان امام صاحب سپیکر پر نماز پڑھا رہے ہیں حالانکہ نماز میں سپیکر بدعت ہے قطع نظر اسکے کہ سپیکر کی آواز عین ہے یا غیر، نماز میں لگانے کی ضرورت ہی کیا ہے، جبکہ امام کو قرأت کا تمام مقتدیوں کو سنانا ضروری نہیں تو پھر سپیکر لگا کر بدعت کا ارتکاب کیوں؟ اگر بقول بعض سائنسدان سپیکر کی آواز غیر ہے تو سرے سے نماز فاسد ہو گی جب اسکی آواز تکبیرات انتقالیہ ہوتی رہیں اور مقتدی اسی سپیکر کی آواز سے نماز پڑھتے رہے، ہاں مجمع کثیر کے لئے تکبیرات انتقالیہ کی ضرورت ہے، تو اسمیں سنت ہے کہ مکبرین مقرر کئے جائیں، حضور سرور عالم ﷺ نے یہ سنت قیامت تک امت کے لئے جاری فرمائی، سپیکر لگانے سے یہ سنت مٹ گئی اور شرعی قاعدہ ہے کہ جس امر سے سنت متروک ہوتی ہے وہ فعل بدعت سیہ ہے اس میں سپیکر کی آواز عین وغیر کو کوئی دخل نہیں، صرف سہولت کو دیکھ کر مصطفیٰ کریم ﷺ کی ایک سنت مٹانا تعجب ہے۔

اہتمام مکبّرین

نماز میں سپیکر لگانے سے یہ دوسری سنت بھی مٹتی ہے کیونکہ حضور نبی پاک ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہزاروں کے مجمع میں بوقت ادائیگی نماز مکبرین کا اہتمام کیا گیا کسی خارجی سہارا کو بروئے کار نہیں لایا گیا، ورنہ آپ ﷺ کی آواز بھی اتنی اونچی تھی کہ دور دور تک سنائی دیتی، آپ کے خطبات (تقاریر) اور نماز کی قرائتوں کے شاہدین صحابہ رضی اللہ عنہم کے بیانات اور احادیث مبارکہ میں موجود ہیں اس کے باوجود آپ ﷺ تکبیرات انتقالیہ کے کبھی اپنی آواز مبارک کو اونچا اور زور دیکر تکبیرات انتقالیہ ادا نہیں کیں بلکہ ایسے بڑے مجامع میں بھی مکبرین کا اہتمام فرمایا، مثلاً حجۃ الوداع کا موقعہ وغیرہ وغیرہ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بہت بڑے جہیر الصوت حضرات اکثر مجامع میں موجود ہوتے انہیں کبھی نہیں فرمایا کہ تم جہیر الصوت ہو لہٰذا تکبیرات انتقالیہ کے وقت زور لگا کر دور کھڑے ہونے والے نمازیوں کو آواز پہنچانا مثلاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے جہیر الصوت تھے دو چار میل تک آپ کی آواز پہنچنا معمولی بات تھی، اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی آواز کا نو میل تک پہنچنا عام تھا اس

کے باوجود حضور نبی پاک ﷺ نہ خود تکبیرات انتقالیہ میں آواز میں تکلف فرماتے نہ ان صحابان میں سے کسی کو فرماتے کہ تم تکبیرات انتقالیہ کے وقت میرے ساتھ کھڑے ہو کر مقتدیوں تک آواز پہنچاؤ۔ بلکہ انکی موجودگی میں بھی مکبّرین کا اہتمام فرمایا، اب مکبرین کا اہتمام نہ کرنا اور تکبیرات انتقالیہ کیلئے لاؤڈ سپیکر لگانا دو سنّتوں کا ترک لازم آیا جو لازماً بدعت سیہ کا ارتکاب ہے مولیٰ عزوجل مسلمانوں کو اس بری بدعت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے، مزید تفصیل فقیر کا رسالہ ''لاؤڈ سپیکر پر نماز کا حکم'' پڑھیے۔

لیلۃ القدر

اس شب کے بیشمار فضائل ہیں فقیر نے رسالہ شرح الصدر فی فضل لیلۃ القدر میں تفصیل سے لکھے ہیں مختصراً یہاں بھی عرض ہیں۔

(1) لیلۃ القدر یعنی عظمت اور مرتبے والی رات اور اس کی فضیلت کے لئے قرآن مجید میں سورۃ القدر نازل فرمائی جس میں فرمایا کہ شب قدر وہ قدر و منزلت والی رات ہے جس میں پورا قرآن مجید (لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر) نازل کیا گیا اور اس ایک رات کی عبادت ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے اس رات میں حضرت جبریل علیہ السلام ملائکہ کا عظیم لشکر ساتھ لیکر زمین پر تشریف لاتے ہیں یہ رات زمین و آسمان اور سارے جہاں کے لئے سلامتی کا نشان ہے غروبِ آفتاب سے طلوع فجر تک اس کے انوار و تجلیات برابر قائم رہتی ہے۔

سورۃ القدر کا شان نزول

روح البیان میں ہے کہ ایک دن حضور پر نور سید عالم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک عابد کا قصہ بیان فرمایا کہ اس نے ایک ہزار مہینے لگا تار عبادت و جہاد کیا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے امتیوں کی عمریں تو بہت کم ہیں پھر بھلا ہم لوگ اتنی عبادت کیوں کر سکیں گے؟ صحابہ کرام کے اس افسوس پر حضور پر نور ﷺ فکر مند ہوئے تو اللہ رب العزت نے یہ سورت نازل فرمائی کہ اے محبوب ہم نے تمہاری امت کو ایک ایسی رات عطا کی ہے جو ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے،

لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْر

لیلة القدر کی فضلیت

اس کے بیشمار فضائل کی احادیث سے حضور کی ایک تقریر پر اکتفا کرتا ہوں۔

نبی علیہ السلام کی تقریر

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن میں وعظ فرمایا، اے لوگو! تمہارے پاس عظمت والا برکت والا مہینہ آیا وہ مہینہ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے اور اس کی رات میں قیام (نماز پڑھنا) تطوع (یعنی سنت) جو اس میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور اس میں جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کئے یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ مواسات کا ہے اور اس مہینے مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کیلئے مغفرت ہے اور اسکی گردن آگ سے آزاد کردی جائے گی اور اس افطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اس کے کہ اس کے اجر میں کچھ کم ہو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ افطار کرائے، حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خرما یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کرائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا۔ اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے یہ وہ مہینہ ہے کہ اُسکا اول رحمت ہے اور اس کا اوسط مغفرت ہے اور اس کا آخر جہنم سے آزادی ہے جو اپنے غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے یعنی کام میں کمی کرے اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرمادے گا (رواہ البیہقی)

اعتکاف کا مزہ

فقیر کئی سالوں سے مسجد نبوی شریف میں اعتکاف کی سعادت سے بہرہ اندوز ہو رہا ہے باطنی فیوض و برکات تو خدا تعالیٰ اور اس کا پیارا رسول ﷺ جانیں مجھے بس اتنا پتہ ہے

کہ مسجد نبوی شریف کے اعتکاف سے ایک نئی اور روح پرور زندگانی نصیب ہو جاتی ہے اسی لئے یاران اسلام سے عرض کناں ہے کہ عمرہ کا بہانہ بنالو اور ماہ رمضان بالخصوص عشرہ آخری میں شہ کونین ﷺ کے مہمان بن جاؤں بس یہی زیست کا سرمایہ ہے۔

صدقہ فطر

نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا بہتر ہے ہر مرد وعورت جو صاحب نصاب ہو اس پر صدقہ فطر واجب ہے مرد کو اپنی طرف سے اپنی نابالغ اولاد کی جانب سے بھی صدقہ فطر دینا واجب ہے صدقہ فطر کی مقدار علی التحقیق دو سیر تین چھٹانک اٹھنی بھر اوپر گندم یا اس کا دوگنا موٹا اناج یا اس کی قیمت حقداروں کو دیں، بہتر یہ ہے کہ نماز عید سے قبل صدقہ فطر ادا کرے اگر ایسا نہیں ہو سکا تو پھر بعد نماز ادا کرے یہ نہ سمجھے کہ اب ذمہ سے ساقط ہو گیا مزید بہار شریعت شریف میں دیکھئے،

اعتکاف

اسکی بڑی فضلیت یہ ہے کہ اعتکاف کے دنوں میں معتکف اللہ کا مہمان بن جاتا ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان میں دس دنوں کا اعتکاف کیا تو وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے کیے (بیہقی) اور معتکف کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے اس نے تمام نیکیاں کیں، لغت میں اعتکاف بمعنی ٹھہرنا اور شریعت میں عبادت کے ارادے سے مسجد میں ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔

رمضان شریف کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت موکدہ علی الکفایة ہے یعنی بستی اور محلہ میں اگر ایک شخص بھی اعتکاف بیٹھ جائے تو سب کے سب گناہ سے بچ جائیں گے ورنہ ترک سنت کی وجہ سے سب گنہگار ہوں گے اعتکاف کا بڑا ثواب ہے اس میں مسنون یہ ہے کہ بیس رمضان شریف کو قبل غروب آفتاب پاک صاف ہو کر روزہ کی حالت میں اعتکاف کی نیت سے مسجد میں چلا جائے اور عید کا چاند دیکھنے تک وہیں رہے اور دنیاوی کام بالکل ترک کر دے ہاں پیشاب، پاخانہ کرنے کی غرض سے باہر نکل سکتا ہے عورتیں

اپنے گھر میں کسی پاک صاف جگہ پر پردہ ڈال کر اعتکاف کی نیت سے پابندی کے ساتھ بیٹھیں اور ذکر وعبادت میں مشغول رہیں اور وہیں سوئیں۔

مسئلہ: مسجد جامع ہونا اعتکاف کیلئے شرط نہیں بلکہ مسجد جماعت میں ہوسکتا ہے مسجد جماعت وہ ہے جس میں امام وموذن مقرر ہوں اگرچہ اس میں پنج گانہ جماعت نہ ہوتی ہو اور آسانی اس میں ہے کہ مطلقاً ہر مسجد میں اعتکاف صحیح ہے اگرچہ وہ مسجد نہ ہو خصوصاً اس زمانہ کی بہت سی مسجدیں ایسی ہیں کہ جن میں نہ امام ہیں نہ موذن

مسئلہ: سب سے افضل مسجد حرام شریف میں اعتکاف ہے پھر مسجد نبوی میں علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ پھر مسجد اقصیٰ میں پھر اس میں جہاں بڑی جماعت ہوتی ہو (جوہرہ)

مسئلہ: عورت کو مسجد میں اعتکاف مکروہ ہے بلکہ وہ گھر میں ہی اعتکاف کرے مگر اس جگہ جو اس نے نماز پڑھنے کیلئے مقرر کر رکھی ہے جسے مسجد بیت کہتے ہیں اور عورت کیلئے یہ مستحب بھی ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے کیلئے کوئی جگہ مقرر کرلے اور چاہیے کہ اس جگہ کو پاک صاف رکھے اور بہتر یہ ہے کہ اس جگہ کو چبوترے وغیرہ کی طرح بلند کرلے بلکہ مرد کو بھی چاہیے کہ نوافل کیلئے گھر میں کوئی جگہ مقرر کرلے کہ نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے (درمختار ورد المحتار)

مسئلہ: اگر عورت نے نماز کیلئے کوئی جگہ مقرر نہیں کر رکھی ہے تو گھر میں اعتکاف نہیں کر سکتی، البتہ اگر اس وقت یعنی جبکہ اعتکاف کا ارادہ کیا کسی جگہ کو نماز کیلئے خاص کرلیا تو اس جگہ اعتکاف کرسکتی ہے (درمختار رد المحتار)

مسئلہ: خنثیٰ مسجد بیت میں اعتکاف نہیں کرسکتا (ردمحتار)

مسئلہ: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں (1) واجب کہ اعتکاف کی منت مانی یعنی زبان سے کہا محض دل میں ارادہ سے واجب نہ ہوگا، (2) سنت موکدہ کہ رمضان کے پورے، عشرہ اخیرہ یعنی آخر کے دس دن میں اعتکاف کیا جائے یعنی بیسویں رمضان کو سورج ڈوبتے وقت بہ نیت اعتکاف مسجد میں ہو اور تیسویں کے غروب کے بعد یا انتیس کو چاند ہونے کے بعد نکلے، اگر بیسویں تاریخ کو بعد نماز مغرب نیت اعتکاف کی تو سنت موکدہ ادا نہ ہوئی اور یہ

اعتکاف سنت کفایہ ہے کہ اگر سب ترک کریں تو سب سے مطالبہ ہوگا اور شہر میں ایک نے کرلیا تو سب بری الذمہ، ان دو کے علاوہ اور جو اعتکاف کیا جائے وہ مستحب اور سنت غیر موکدہ ہے (درمختار، عالمگیری)۔

مسئلہ: اعتکاف مستحب کیلئے نہ روزہ شرط ہے نہ اس کیلئے کوئی خاص وقت مقرر بلکہ جب مسجد میں اعتکاف کی نیت کی جب تک مسجد میں ہے معتکف ہے چلا آیا اعتکاف ہو گیا (عالمگیری) یہ بغیر محنت ثواب مل رہا ہے کہ فقط نیت کر لینے سے اعتکاف کا ثواب ملتا ہے اسے تو نہ کھونا چاہیے مسجد میں اگر دروازہ پر یہ عبارت لکھ دی کہ "اعتکاف کی نیت کرلو اعتکاف کا ثواب پاؤ گے" تو بہتر ہے کہ جو اس سے ناواقف ہیں انہیں معلوم ہو جائے اور جو جانتے ہیں ان کیلئے یاددہانی ہو۔

عید

روایت ہے کہ جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ہر ایک شہر میں بھیج دیتا ہے کہ وہ راستوں میں نداء کریں جن وانس کے علاوہ تمام مخلوقات اس آواز سے محظوظ ہوتی ہے نداء یہ ہوتی ہے۔

یَآ اُمَّةَ مَحَمَّدٍ اُخرِجُوْا اِلیٰ رِبِّ کَرِیْمٍ یُعْطِیْ الْجَزِیْلَ وَیَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِیْمَ.

اے میرے حبیب کے امتیو! اپنے گھروں سے باہر نکلو اور اپنے رب کریم کی طرف دوڑو کیونکہ وہ تمہیں عطائے جزیل سے نوازنے والا ہے اور تمہارے بڑے بڑے گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے۔

جب خدا کے بندے عیدگاہ میں نماز عید کیلئے جمع ہوتے ہیں تو فرشتوں کو فرماتا ہے

یَامَلَائِکَتِی مَاجَزَآء" اَلْاَجِیْرُ اِذَاعَمِلَ لَه' فَیَقُوْلُ الْمَلآئِکَةُ اِلٰھُنَاوَسَیِّدُنَاجَزَآئُه' اَنْ یُّوَفّٰی اَجْرُہ'

فرشتے عرض کرتے ہیں جس مزدور نے اپنے کام کو اچھی طرح انجام دیا اس کیلئے پوری اجرت دینا ضروری ہے

فَیَقُوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰے فَاِنِیّ اُشْھِدُ کُمْ یَا مَلَائِکَتِیْ اِنِیّ غَفَرْتُ لَھُمْ وَ جَعَلْتُ ثَوَابُھُمْ مِنْ صِیَا مِھِمْ شَھْرَ رَمَضَانَ وَقِیَا مِھِمْ رَضَآئِی وَمَغْفِرَتِیْ

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے فرشتوں، تم گواہ رہوں میں نے اپنے بندوں کے صیام وقیام (روزے اور تراویح ونوافل) کو منظور ومقبول فرما کر ثواب جزیل مرحمت فرمایا اور پھر روزہ داروں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

یَاعِبَادِیْ سَلُوْنِیْ وَعِزَّتِیْ وَجَلاَلِیْ لَاتَسَأَ لُوْنِیْ شَیْئًاَنِ الْیُوْمَ لِدِیْنِکُمْ وَدُنْیَا کُمْ اِلَّا اَعْطَیْتُکُمْ

”اے روزہ دارو مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم جو مانگو گے دیا جائے گا اور تمہاری ہر دینی ودنیاوی مراد پوری کروں گا اور اپنے دیدار پرانوار سے مشرف وممتاز فرماؤں گا۔“

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الصّآئِمِیْنَ بِجَاہِ سَیّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَعلیٰ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِوَاَکْمَلُ السَّلَامِ

نماز عید

پہلے اس طرح نیت کر لے۔۔۔۔

نیت کی میں نے دورکعت نماز واجب عید الفطر (عید الضحیٰ) مع چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ تعالیٰ کے (مقتدی اتنا اور بڑھائے) پیچھے اس امام کے، منہ طرف قبلہ شریف کے، پھر کانوں تک ہاتھ لے جائے اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے پھر ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے، اس کے بعد امام آہستہ سے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر بلند آواز سے سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھے پھر رکوع اور سجدہ کرے دوسری رکعت میں پہلے الحمد شریف اور کوئی سورت پڑھے تین بار کانوں تک ہاتھ لے جائے اور ہر بار اللہ اکبر کہے اور کسی بار بھی ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے سلام پھیرنے کے بعد امام

دو خطبے پڑھے اور دعا مانگے ،

نفلی روزے: بعض لوگ نفلی روزے رکھتے ہیں انکے مسائل احکام عرض کر دوں

روزہ عاشورہ

(1) حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے اور نماز فرض کے بعد افضل نماز صلوٰۃ الیل ہے (ترمذی و مسلم)

(2) عاشورہ یعنی دسویں محرم کا روزہ خود رسول اللہ ﷺ نے رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم فرمایا (رواہ البخاری)

فائدہ: بہتر ہے کہ نویں محرم یا گیارہویں کو بھی روزہ رکھے

(3) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ السلام مدینہ شریف میں تشریف لائے یہود کو عاشورہ کا روزہ دار پایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا دن ہے کہ تم روزہ رکھتے ہو عرض کی کہ یہ عظمت والا دن ہے کہ اس میں موسیٰ اور ان کی قوم کو اللہ نے نجات دی اور فرعون اور اسکی قوم کو ڈبو دیا لہٰذا موسیٰ نے بطور شکر اس دن کا روزہ رکھا تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں ارشاد فرمایا موسیٰ کی موافقت کرنے میں یہ نسبت تمہارے ہم زیادہ حق دار اور زیادہ قریب ہیں تو حضور نے خود بھی روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا۔

(4) ابو قتادہ رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عاشورہ کا روزہ ایک سال کے گناہ مٹا دیتا ہے عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ

(5) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ پر گمان ہے کہ عرفہ کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ مٹا دیتا ہے، عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ کا روزہ

(6) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے بیہقی و طبرانی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے روزے کو ہزار دن کے برابر بتاتے مگر حج کرنیوالے پر جو عرفات میں ہے اسے عرفہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

شوال کے روزے

اس میں چھ دن کے روزے جنہیں لوگ شش عید کے روزے کہتے ہیں۔

(7) ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد چھ دن شوال میں روزے رکھے تو ایسے ہے جیسے دہر کا روزہ رکھا۔

(8) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے عیدالفطر کے بعد چھ روزے رکھ لئے تو اس نے پورے سال کا روزہ رکھا کہ جو ایک نیکی لائے گا اسے دس ملیں گی تو ماہ رمضان کا روزہ دس مہینے کے برابر ہے اور ان چھ دنوں کے بدلے میں دو مہینے تو پورے سال کے روزے ہو گئے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ دن شوال میں رکھے تو گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

پندرہویں شعبان کے فضائل

(1) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں شعبان کی پندرہویں شب میں اللہ عزوجل تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سب کو بخشش دیتا ہے مگر کافر اور عداوت والے کو۔

(2) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں مگر کافر اور عداوت اور رشتہ کاٹنے والے اور کپڑا لٹکانے والے والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کی مداومت کرنے والے کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔

(3) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا یا اللہ عزوجل شعبان کی پندرہویں شب میں تجلی فرماتا ہے اور استغفار کرنیوالوں کر بخش دیتا ہے اور طالب رحمت پر رحم فرماتا ہے اور عداوت والوں کو جس حال پر ہیں چھوڑ دیتا

ہے۔

(4) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ الکریم سے روایت ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ جب شعبان کی پندرہویں رات آجائے تو اس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ رب تبارک وتعالیٰ آفتاب سے آسمان دنیا میں خاص تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں، ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسے روزی دوں، ہے کوئی مبتلا کہ اسے عافیت دوں، ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ایسا اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے

(5) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور اقدس ﷺ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے میں نے نہ دیکھا، ہر مہینے میں تین روز سے خصوصاً ایام بیض یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ

(1) ابودردا رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ان میں ایک یہ کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھوں

(2) عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مہینے میں تین دن کے روزے ایسے ہیں جیسے دہر (ہمیشہ) کا روزہ اس کے مثل قرۃ بن ایاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(3) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں رمضان کے روزے اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے سینہ کی خرابی کو دور کرتے ہیں۔

(4) میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام فرماتے ہیں جس سے ہو سکے ہر مہینے میں تین روزے رکھے کہ ہر روزہ دس گناہ مٹاتا ہے اور گناہ سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا پانی کپڑے کو۔

(5) ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں تو تیرہ، چودہ، پندرہ کو رکھو، ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے، عاشورہ، عشرہ ذی الحجہ اور ہر مہینے میں

رکھنا مکروہ ہے۔

صرف جمعہ کا روزہ

(1) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا راتوں میں جمعہ کی رات کو قیام کیلئے اور دنوں میں جمعہ کے دن کو روزہ کیلئے خاص نہ کرو، ہاں کوئی قسم کا روزہ رکھتا تھا اور جمعہ کا دن روزہ میں واقع ہو گیا تو حرج نہیں۔

(2) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جمعہ کے دن کوئی روزہ نہ رکھے مگر اس صورت میں کہ اس کے پہلے یا بعد ایک دن اور روزہ رکھے۔

(3) ابن خزیمہ کی روایت میں ہے جمعہ کا دن عید ہے لہٰذا عید کے دن کو روزہ کا دن نہ کرو مگر یہ کہ اسکے قبل یا بعد روزہ رکھو۔

(4) جابر رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے میں نے ان سے پوچھا کیا نبی ﷺ نے جمعہ کے روزہ سے منع فرمایا کہا ہاں اس گھر کے رب کی قسم

فائدہ: یہ اسی صورت میں ہے کہ تنہا جمعہ کا روزہ رکھے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ'

فقیر نے نوافل کے روزوں سے تجربہ کیا ہے کہ ان پر ترتیب وار عمل کیا جائے اور ہمیشہ تو صحت وتندرستی بلکہ توانائی وطاقت حاصل ہوتی ہے لیکن یہ ہر ایک کا کام نہیں، جیسے نفلی روزے دوسرے عبادات میں خلل انداز ہوں تو روزے نہ رکھنا بہتر ہے مثلاً تدریس اور تصنیف وتالیف یا دیگر علمی وعملی مشاغل۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مرتبہ تفصیل برائے نفلی روزے

آپ نے احیاء العلوم شریف میں لکھا۔ رمضان کے بعد عرفہ، عاشورہ، عشرہ اول ذوالحجہ اور عشرہ محرم ہیں اور تمام ماہ محرم روزہ کے لئے عمدہ اوقات ہیں حضور سرور عالم ﷺ شعبان میں اس کثرت سے روزے رکھتے معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ ماہ رمضان ہے ایک اور حدیث میں ہے کہ بعد رمضان کے بعد افضل روزے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماہ محرم کے ہیں اس کی وجہ سے ہے کہ مہینہ ابتدائے سال میں ہے اس کو نیکی سے معمور کرنا بہتر ہے

اور امید ہے کہ سال بھر اسکی برکت رہے، حدیث میں ارشاد فرمایا کہ ماہ محرم کا ایک دن روزہ رکھنا اور دنوں کے تیس روزوں سے بہتر ہے اور رمضان کا ایک دن کا روزہ ماہ محرم کے تیس روزوں سے افضل ہے حدیث میں ہے کہ جو کوئی ماہ محرم میں تین دن روزے رکھے یعنی جمعرات، جمعہ اور ہفتہ تو اس کیلئے ہر ایک روزے کے عوض سات سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے حدیث میں ہے کہ شعبان کے نصف کے بعد رمضان تک پھر کوئی روزہ نہیں، اسی وجہ سے رمضان سے پہلے چند روز افطار کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: شعبان کو رمضان سے ملا دے تب بھی جائز ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بار ایسا کیا ہے کہ بہت دفعہ نہیں ملایا۔

مسئلہ: رمضان کے استقبال کی نیت سے دو، تین روز پہلے روزہ رکھنا درست نہیں لیکن اس صورت میں کہ وہ ایام اس کے معمول کے روزوں کے مطابق ہوں، بعض صحابہ رضی اللہ عنہ نے تمام ماہ رجب میں روزہ رکھنا مکروہ فرمایا، اس خیال سے کہ ماہ رمضان کے مشابہ نہ ہو، بہر حال بہتر مہینے ذی الحجہ، محرم، رجب اور شعبان ہیں۔

فائدہ: محترم مہینے ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب ہیں اور ان میں افضل ماہ ذی الحجہ ہے اسلئے کہ اس میں حج کے ایام یعنی ایام معلومات ومعدودات ہیں اور ماہ ذیعقدہ محترم مہینوں میں سے بھی ہے اور حج کے مہینوں میں سے بھی اور محرم اور رجب حج کے مہینوں میں نہیں ہیں حدیث میں ہے کہ کوئی ایام ایسے نہیں جن میں عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل یا محبوب تر ذوالحجہ کے دس روز جیسے ہوں کہ ان میں سے ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے ان میں ایک رات کی بیداری شب قدر کے جاگنے کے مساوی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی ان کے عمل کے برابر نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جہاد بھی برابر نہیں مگر اس صورتحال میں کہ اس کے گھوڑے کی کوچیں کاٹی جائیں اور ان کا خون بہا دیا جائے اور جو ایام کے مہینے میں مقرر ہوتے ہیں وہ مہینے کے شروع اور درمیان اور آخر کے ایام ہیں اور مہینے کے درمیان کے روز ایام بیض ہیں یعنی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں اور ہفتے کے دنوں میں سوموار خمیس اور جمعہ ہے بہر حال عمدہ ایام یہی ہیں ان میں روزہ رکھنا اور کثرت

سے خیرات کرنا مستحب ہے تا کہ ان اوقات کی برکت سے ان اعمال کا ثواب دو گنا ہو۔

حدیث

مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے روزے پورے نہیں کئے سوائے ماہ رمضان کے بلکہ کچھ دن ہر مہینے میں افطار کیا کرتے تھے اور جس شخص سے آدھی عمر کے روزے بھی نہ ہو سکیں تو کچھ مضائقہ نہیں وہ تہائی عمر روزے رکھے یعنی ایک دن روزہ رکھے اور دو روز افطار کرے اور اگر تین دن اول مہینے میں اور تین دن ایام بیض کے اور تین آخر مہینے میں رکھ لیا کرے تو تہائی بھی ہو جائیں اور عمدہ دنوں میں بھی واقع ہو۔

مسئلہ: اگر سوموار، جمعرات اور جمعہ کو روزہ رکھے تو یہ بھی تہائی سے کچھ زیادہ ہو جاتے ہیں اور جب فضیلت کے اوقات آئیں تو کمال کی بات یہ ہے کہ آدمی روزہ کا معنی سمجھے اور یقین کرے کہ روزہ کا مقصود دل کا صاف کرنا اور ہمت کا اللہ تعالیٰ کیلئے فارغ کرنا ہے اور جو شخص کہ باطل کی باریکیوں کو سمجھتا ہے اور اپنے حالات میں نظر کرتا رہتا ہے پس بعض اوقات اس کا حال یہ چاہتا ہے کہ ہمیشہ روزہ رکھے اور کبھی یہ چاہتا ہے کہ ہمیشہ افطار کرے اور کبھی اس کا حال اس امر کا مقتضی ہوتا ہے کہ افطار کو روزے کے ساتھ ملا دے۔

فائدہ: جب روزے کے معنی سمجھ لے گا اور طریق آخرت کے چلنے میں دل کے مراقبہ سے اسکی حد ثابت ہو جائے گی تو اس پر اس کے دل کی بہتری پوشیدہ نہ رہے گی اور دل کی بہتری کیلئے کوئی ترتیب ضروری نہ ٹھہرے گی۔

حدیث

مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنے روزے رکھتے کہ لوگ کہتے کہ اب افطار نہ کریں گے۔

فائدہ: مسلسل افطار اتنا کرتے کہ لوگ کہتے کہ اب روزہ نہ رکھیں گے اور رات کو اس قدر سوتے رہتے کہ کہا جاتا ہے کہ اب تہجد کو نہ اٹھیں گے اور شب بیداری اتنا کرتے کہ اب نہ سوئیں گے اور جس قدر نور نبوت سے آپ کو اوقات کے حقوق ادا کرنے کا حال معلوم ہوتا تھا۔ اسی قدر ان امور کو بجا لاتے تھے۔

☆تمت الرسالة بالخير☆